عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۶ ۔ شمارہ ۴۱

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

صحابہ کرامؓ کا عشقِ رسولؐ

معاشرہ نبویؐ کی خصوصیات

سورینام میں ۱۰۱ قادیانیوں کا قبول اسلام

شہادت کے وقت ایک صحابیٔ رسولؐ کی وصیّت

اس نے خواب ... سے توبہ کرلی۔

قطعہ تاریخ وفات

حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رح

مسلم غازی کراچی

دستِ خزاں کی زد میں ہے یہ گلشنِ جہاں
درسِ فنا یہ عالمِ کون و فساد ہے

وہ تھا جہانِ دین و سیاست کا شہسوار
کہتا تھا ہم سے زیست نہیں ہے جہاد ہے

اُس کا پیام، جہدِ مسلسل کا تھا پیام!
جو درس اس نے ہم کو دیا ہے وہ یاد ہے

زندہ تھی اس سے دین کی، فکر و عمل کی شان
اُس کی نظر میں خیرِ عمل "اجتہاد" ہے

ہم منحرف ہیں اسوۂ خیر الانام سے
اُمت میں دور دورۂ بغض و عناد ہے

تھا یہ پیام حضرتِ حامد میاںؒ کا بھی
حل ساری مشکلوں کا فقط اتحاد ہے

قائم تھی جس کے دم سے یہاں محفلِ علوم
اب اس کی بزم کا سرِ خُلد انعقاد ہے

غازیؔ اداس جس سے ہیں اہلِ نظر تمام
وہ "شارحِ کتابِ ہدایت کی یاد ہے"

۱۴۰۸ھ

ہفت روزہ

کراچی

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۷ رتا ۱۳ رشعبان المعظم ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۵ تا ۳۱ رمارچ ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۴۱

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے

سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے

افریقہ — ۳۷۵ روپے

یورپ — ۳۷۵ ″

ایشیا — ۳۷۵ ″

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری — قاری محمد اسد عباسی

بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی

جھکڑ/کورکوٹ — حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی

جھنگ — غلام حسین

ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی

پشاور — مولانا نورالحق نور

لاہور — طاہر رزاق مولانا کریم بخش

مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد — مولوی فقیر محمد

لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/شاہکوٹ — محمد متین خالد

ملتان — عطاء الرحمٰن

سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ

گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —

امریکہ — چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد

دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — عامر رشید

ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد

نائیجیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف

باربڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل نانا •

سوئٹزرلینڈ — اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۳۰ اے سائرہ بلڈنگ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

مولانا سید حامد میاںؒ انتقال کر گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

لاہور (خصوصی رپورٹر) جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر مولانا سید حامد میاں گزشتہ روز ۶۰ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انہیں بدھ کے روز صبح نو بجے دل کا دورہ پڑا تھا جس کے بعد انہیں میو ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں داخل کرا دیا گیا۔ صبح ان کی حالت کچھ بہتر ہوئی تھی لیکن بعد دوپہر ان کی حالت پھر خراب ہونا شروع ہو گئی اور سہ پہر پانچ بجے کے بعد وہ انتقال کر گئے۔ مرحوم ۱۹۲۸ء میں بھارت کے ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم مدرسہ شاہی مراد آباد اور دینی تعلیم دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی۔ تقسیم ہند کے بعد مولانا حامد میاں پاکستان چلے آئے اور انہوں نے جامعہ اشرفیہ میں پڑھانا شروع کر دیا۔ بعد ازاں مسلم مسجد میں ۱۵ برس تک درس حدیث دیا۔ انہوں نے ۱۹۶۳ء میں جامعہ مدنیہ کی بنیاد رکھی اور اپنی زندگی کے آخری ایام تک جامعہ مدنیہ میں پڑھاتے رہے۔ مولانا حامد میاںؒ نے بے یو آئی میں پہلے روز ہی شمولیت اختیار کر لی تھی۔ وہ کافی عرصہ تک جمعیت کے نائب صدر بھی رہے۔ ۱۹۸۵ء میں مرحوم کو جمعیت کا مرکزی امیر منتخب کر دیا گیا تھا۔ وہ جمعیت علمائے ہند کے سابق امیر شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خلیفہ مجاز تھے اور سابق مرکزی سیکرٹری جنرل جمعیت علماء ہند سید محمد میاں کے صاحبزادے تھے۔ ان کی نماز جنازہ یونیورسٹی گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نماز کی اقتداء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نے کی۔ نماز کے بعد میانی صاحب کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

مولانا سید حامد میاںؒ کی وفات پر
اکابرین مجلس کا تعزیتی بیان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین اور مبلغین امیر مرکزیہ پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، رئیس التبلیغ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، مدیر ختم نبوت الحاج مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا اسسٹنٹ ایڈیٹر مولانا منظور احمد الحسینی نے ایک تعزیتی بیان میں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر انتہائی گہرے رنج اور صدمے کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم، علمی، دینی، روحانی اور سیاسی خاندان کے چشم و چراغ تھے ان کے والد گرامی حضرت مولانا محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ جنگ آزادی میں نمایاں کردار کے حامل وہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کے دست راست تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام اور امت مسلمہ کی ہر میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کی عظمت کا اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ نے انہیں خلعت خلافت سے نوازا۔ اکابرین مجلس نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ مولانا مرحوم نے اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے جو تعلیمی، تصنیفی، دینی اور سیاسی خدمات انجام دی ہیں وہ ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ادارۂ ختم نبوت کا ہنگامی تعزیتی اجلاس

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل اور عالمی مجلس کے دفتری کارکنوں کا ایک ہنگامی تعزیتی اجلاس ناظم دفتر مولانا محمد انور فاروقی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایصال ثواب کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس میں انچارج شعبہ کتب حافظ محمد اسد صاحب واحدی، منیجر دفتر ختم نبوت جناب محمد امین صاحب، ریڈر محمد سہیل صدیقی، سرکولیشن منیجر راؤ محمد انور، منیجر شعبہ اشتہارات جناب نعمان مصطفیٰ صاحب، انچارج شعبہ ترسیل مولوی محمد یوسف محمودی اور دیگر کارکنان دفتر ختم نبوت نے شرکت فرمائی۔

امریکی قونصل جنرل ربوہ میں ـــــ معاملہ کیا ہے؟

روزنامہ جسارت کراچی ۲۴ فروری ۱۹۸۸ء نے پی پی آئی کے حوالے سے خبر دی ہے:۔

"امریکی قونصل جنرل البرٹ تھیباٹ نے گذشتہ روز ربوہ کا دورہ کیا اور سرائے محبت کے احمدیہ گیسٹ ہاؤس میں جماعت احمدیہ کے راہنماؤں سے ڈیڑھ گھنٹے تک ملاقات کی۔ ان راہنماؤں میں مرزا منصور احمد ناصر، مرزا غلام احمد، مقصود احمد خان، چوہدری حمید اللہ اور حمید نصر اللہ خان شامل ہیں، تاہم ملاقات کی تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں۔"

آج سے کچھ عرصہ پہلے حکومت نے غیر ملکی سفیروں اور نمائندوں پر پابندی عائد کی تھی کہ وہ حکومت سے پیشگی اجازت کے بغیر کوئی دورہ نہ کریں اور نہ ہی کسی کی دعوت وغیرہ میں شریک ہوں، چنانچہ اس پابندی پر کچھ عرصہ تو عمل ہوتا رہا لیکن اب پھر غیر ملکی نمائندوں خصوصاً امریکیوں کی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ انہی سرگرمیوں میں امریکہ کے قونصل جنرل کی ربوہ آمد اور وہاں ڈیڑھ گھنٹہ تک قادیانی راہنماؤں سے ملاقات بھی ہے۔ اس ملاقات کے بارے میں ہمیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے ممتاز راہنما مولوی فقیر محمد صاحب نے کچھ تفصیلات بتائی ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ امریکی قونصل جنرل قادیانی جماعت لاہور کے امیر کی دعوت پر ربوہ آیا تھا اور ملاقات ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ ہوئی ہے، اس ملاقات کے بارے میں ربوہ میں یہی افواہ ہے کہ اس میں قادیانیوں نے پاکستان کے خلاف درخواست کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہم پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کی جارہی ہیں ہمارے حقوق پامال کئے جارہے ہیں۔

یہ تو طے شدہ بات ہے کہ قادیانیت مغربی استعمار کا خود کاشتہ پودا یا دوسرے لفظوں میں ایک جاسوس ٹولہ ہے جو نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں مغربی استعمار کے مفادات کی نگہداشت کر رہا ہے اور ان کا براہ راست امریکی سی آئی اے سے تعلق ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آج کل امریکہ اپنے لے پالک ٹولے کی حمایت میں کھل کر سامنے آگیا ہے۔ گذشتہ دنوں امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کی فوجی و اقتصادی امداد کے لیے اپنی قرارداد میں ایک شرط یہ بھی رکھی ہے کہ

"امریکی صدر ہر سال اس مفہوم کا سرٹیفکیٹ جاری کریں گے کہ حکومت پاکستان اقلیتوں مثلاً احمدیوں کو مکمل شہری اور مذہبی آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز آرہی ہے اور ایسی سرگرمیاں ختم کر رہی ہے جو مذہبی آزادیوں پر قدغن عائد کرتی ہے۔"

(دیکھیے روزنامہ جنگ لاہور ۵ رمئی ۱۹۸۸ء ارشاد احمد حقانی کا مضمون)

ہم حیران ہیں کہ آخر امریکہ کے پیٹ میں قادیانیوں کے بارے میں مروڑ کیوں اٹھی ہوئی ہے کبھی وہ امداد دینے کے لیے شرائط عائد کرتا ہے۔ کبھی وہ ان پر پاکستان میں ہونے والے مبینہ مظالم پر آواز بلند کرتا ہے۔ حالانکہ اگر امریکہ والوں کو انسانی حقوق کا اتنا ہی خیال ہے تو وہ فلسطینی مسلمانوں پر ہونے والے یہودی ظلم و ستم پر کیوں منہ میں گھنگنیاں ڈال لیتے ہیں اور فلسطینیوں کے حق میں جو قرارداد بھی آتی ہے اسے کیوں ویٹو کر دیتے ہیں؟

ہم سمجھتے ہیں کہ قادیانیت چونکہ مغربی استعمار کا خود کاشتہ پودا ہے۔ لہٰذا امریکہ اسی لیے قادیانیت کی حمایت میں کھل کر سامنے آگیا ہے گذشتہ سال جب یہ خبر آئی تھی کہ امریکہ پاکستان کی امداد کو قادیانیوں کی مذہبی آزادی کے ساتھ مشروط کر رہا ہے اور یہ کہ امریکی کانگریس نے مرزا طاہر کو تقریر کرنے کی بھی دعوت دی ہے تو قادیانی پیشوا مرزا طاہر نے یہ تردید کی تھی کہ ان کی یا ان کی جماعت کے امریکی کانگریس سے کسی قسم کے روابط موجود نہیں۔ (دیکھیے روزنامہ ملت، لندن ۱۲ راکتوبر ۱۹۸۷ء)

لیکن اب امریکی قونصل جنرل کے ربوہ میں جانے اور قادیانی لیڈروں کے ساتھ خفیہ میٹنگ کرنے سے یہ بھانڈہ پھوٹ چکا ہے اور ثابت ہوگیا ہے کہ قادیانی امریکی روابط

باقی صفحہ ۳۰ پر

صلۂ رحمی

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابر سرابر کا معاملہ کرنے والا ہو، صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جو دوسرے کے توڑنے پر صلہ رحمی کرے۔"

بالکل ظاہر اور بدیہی بات ہے۔ جب آپ ہر بات میں یہ دیکھ رہے ہیں کہ جیسا برتاؤ دوسرا کرے گا ویسا ہی میں بھی کروں گا تو آپ نے کیا صلہ رحمی کی! یہ بات تو ہر اجنبی کے ساتھ بھی ہوتی ہے کہ جب دوسرا شخص آپ پر احسان کرے گا تو آپ خود اس پر احسان کرنے میں مجبور ہیں صلہ رحمی تو درحقیقت یہی ہے کہ اگر دوسرے کی طرف سے بے التفاتی، بے نیازی قطع تعلق ہو تو تم اس کے جوڑنے کی فکر میں ہو۔ اس کو مت دیکھو کہ وہ کیا برتاؤ کرتا ہے۔ اس کو ہر وقت سوچو کہ میرے ذمہ کیا حق ہے۔ مجھے کیا کرنا چاہیے دوسرے کے حقوق ادا کرتے رہو، ایسا نہ ہو کہ اس کا کوئی حق اپنے ذمہ رہ جائے۔ جس کا قیامت میں اپنے سے مطالبہ ہو جائے اور اپنے حقوق کے پورا ہونے کا واہمہ بھی دل میں نہ لو۔ بلکہ اگر وہ پورے نہیں ہوتے تو اور بھی مسرور ہو کہ دوسرے عالم میں جو اجر و ثواب اس کا ملے گا وہ اس سے بہت زیادہ ہوگا جو یہاں دوسرے کے ادا کرنے سے وصول ہوتا۔

ایک صحابیؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے رشتہ دار ہیں، میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں وہ قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان پر احسان کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ہر معاملہ میں تحمل سے کام لیتا ہوں، وہ جہالت برتاؤ کرتے رہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ سب بکھ صحیح ہے تو تو ان کے منہ میں خاک ڈال رہا ہے (یعنی خود ذلیل ہوں گے) اور تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہے گی، جب تک تو اپنی اسی عادت پر جمار ہے گا (مشکوٰۃ) اور جب تک اللہ جل شانہ کی مدد کسی کے شامل حال رہے نہ کسی کی برائی سے نقصان پہنچ سکتا ہے، نہ کسی کا قطع تعلق نفع پہنچنے سے مانع ہو سکتا ہے۔

تو نہ چھوٹے مجھ سے یارب تیرا چھٹنا ہے غضب

یوں میں راضی ہوں مجھے چاہے زمانہ چھوڑ دے

یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اللہ جل شانہ کسی کا مددگار ہو جائے تو اس کو کب کسی دوسرے کی کسی مدد کی احتیاج ہو سکتی ہے پھر ساری دنیا اس کی معین ہے اور ساری دنیا مل کر اس کو کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے میرے رب نے نو باتوں کا حکم فرمایا ہے نمبر ۱: حق تعالیٰ شانہ کا خوف ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی (یعنی دل سے اور ظاہر سے یا خلوت میں اور جلوت میں) نمبر ۲: انصاف کی بات، خوشی میں بھی غصہ میں بھی (آدمی جب کسی سے خوش ہوا کرتا ہے تو عیوب چھپا کر تعریفوں کے پل باندھا کرتا ہے، جب خفا ہوتا ہے تو جھوٹے الزام تراشا کرتا ہے۔ مجھے حکم ہے کہ ہر حالت میں انصاف کی بات کہوں) نمبر ۳: میانہ روی فقر کی حالت میں بھی اور وسعت کی حالت میں بھی (نہ تنگی میں کنجوسی کروں نہ وسعت میں اسراف کروں یا نہ فقر میں جزع فزع کروں، نہ غنا میں عجب اور فخر کروں) نمبر ۴: نیز یہ کہ جو شخص مجھ سے قطع تعلق کرے میں اس کے ساتھ بھی تعلقات وابستہ کروں۔ نمبر ۵: اور جو شخص مجھے اپنی عطا سے محروم کرے میں اس کے ساتھ حسن سلوک کروں۔ نمبر ۶: جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کو معاف کر دوں (انتقام لینے کی فکر میں نہ پڑوں) نمبر ۷: یہ کہ میرا سکوت (آخرت کا یا اللہ تعالیٰ کی آیات کا) فکر ہو۔ نمبر ۸: میری گویائی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو (تسبیح وغیرہ یا اللہ کے احکام کا بیان)۔ نمبر ۹: میری نظر عبرت ہو (یعنی جس چیز کو دیکھوں عبرت کی نگاہ سے دیکھوں)۔ نمبر ۱۰: اور میں نیک کام کا حکم کرتا رہوں۔ (مشکوٰۃ)

شروع میں نو چیزیں فرمائی تھیں تفصیل میں دس ہو گئیں۔ مگر یہ دسویں چیز سابقہ نو چیزوں کا اجمال بھی ہو سکتا ہے اور نمبر ۷، ۸ دو مقابل ہونے کی وجہ سے ایک بھی شمار ہو سکتے ہیں جیسا کہ شروع میں ظاہر باطن ایک شمار ہوئے، خوشی اور غصہ ایک شمار ہوئے۔ حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ افضل ترین صدقہ کیا ہے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کا شح رشتہ دار کے ساتھ حسن سلوک کرنا (ترغیب) کا شح اس شخص کو کہتے ہیں جو دل میں کسی سے بغض و کینہ رکھے

ایک حدیث میں حضورؐ کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ جو شخص یہ پسند کرے کہ قیامت میں اس کو بلند مکانات ملیں اس کو اونچے درجے ملیں، اس کو چاہیے کہ جو شخص اس پر ظلم کرے اس سے درگذر کرے، جو اس کو اپنی عطا سے محروم رکھے اس پر احسان کرے، اور جو اس سے تعلقات توڑے اس سے تعلقات جوڑے۔ (در منثور)

ایک حدیث میں ہے کہ جب آیت شریفہ خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين (اعراف، ع ۲۴) (معافی کو اختیار کرو، نیکی کا حکم کرو اور جاہلوں سے اعراض کرو) نازل ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اس کی تفسیر دریافت کی تو انہوں نے عرض کیا کہ جاننے والے (تعالیٰ شانہ) سے دریافت کر کے عرض کروں گا۔ وہ واپس تشریف لے گئے اور پھر آ کر عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو آپ پر ظلم کرے

باقی صـ۲۰ پر

ایک سلسلہ وار مضمون

محسن عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلویؒ

بیہقی اور طبرانی کی روایت ہے کہ جنگ بدر کے بعد صفوان بن امیہ بن خلف اور عمیر بن وہب بن خلف دونوں کعبہ کے پاس مقام حجر میں بیٹھ کر بدر میں اپنے ہلاک ہونے والوں کا تذکرہ کر رہے تھے۔ صفوان نے کہا کہ اپنے آدمیوں کے قتل ہو جانے کے بعد زندگی کا مزہ جاتا رہا۔ عمیر نے کہا سچ ہے، میں قرض دار ہوں، میرے پاس کچھ ادا کرنے کو نہیں ہے، میں ڈرتا ہوں کہ میرے بعد میری اولاد تباہ ہو جائے گی، اگر یہ اندیشہ اور ڈر نہ ہوتا تو جا کر محمدؐ کو قتل کر ڈالتا۔ میرا ایک بیٹا محمدؐ کی قید میں ہے، اس بہانے سے میں وہاں تک پہنچ بھی سکتا تھا، صفوان نے یہ بات غنیمت سمجھی اور عمیر کا قرض چکانے اور اس کی اولاد کی خبر گیری کا وعدہ کر لیا۔

عمیر نے کہا کہ میرے اس ارادہ کو کسی سے نہ کہنا اور نہ کسی کو خبر کرنا، عمیر نے تلوار تیز کی، زہر میں بجھائی اور مدینہ کو چل دیا۔ مسجد نبویؐ کے پاس اونٹ کو بٹھایا، تلوار گردن میں لٹک رہی تھی، حضرت عمرؓ نے دیکھتے ہی کہا کہ یہ دشمن خدا کسی بری نیت سے آیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کے آنے کی خبر پہنچائی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمیر کو میرے پاس لے آؤ۔ عمرؓ گئے اور اس کی تلوار اپنے قبضے میں کر کے اسے ساتھ لائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمیر آؤ" جب وہ قریب آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ اس نے کہا کہ اپنے قیدی بیٹے کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی سفارش لے کر آیا ہوں۔

آپؐ نے پوچھا یہ تلوار گردن میں لٹکانے کی کیا ضرورت تھی؟ اس نے کہا یہ تلوار کس کام کی ہے (اس کا مطلب یہ تھا کہ جس کام کے لیے یہ تلوار لایا تھا وہ پورا نہیں ہوا) آپؐ نے فرمایا سچ سچ بیان کرو کس مقصد سے آیا ہے، اس نے پھر وہی قیدی کے ساتھ حسن سلوک کا مقصد بتایا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کچا چٹھا کھول کر رکھ دیا، کہ تم اور صفوان مقام حجر میں جمع ہوئے تھے اور یہ یہ باتیں تم میں ہوئیں، چنانچہ تم صفوان کی ذمہ داری پر میرے قتل کے لیے آئے ہو۔

جب یہ بات رسول اللہؐ سے سنی تو عمیر فوراً پکار اٹھا اشہد انک رسول اللہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ خدا کے رسول ہیں) میرے اور صفوان کے سوا کسی تیسرے کو میرے اس ارادہ کی خبر نہ تھی، خدا کی قسم اللہ ہی نے تم کو خبر دی ہے، اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اسلام کی طرف میری رہنمائی کی۔

اس کے بعد رسولؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اپنے بھائی عمیرؓ کو دین کی باتیں اور قرآن سکھاؤ اور اس کے قیدی کو رہا کر دو۔

یہ واقعہ بھی آپؐ کی غائبانہ خبر کی صداقت پر روشنی ڈالتا ہے اور آپؐ کے اعجاز پر کھلی دلیل ہے۔

بیہقیؒ نے حضرت عروہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہو گئی۔ آپؐ نے بہت تلاش کرائی مگر نہ ملی، اس پر ایک منافق نے جس کا نام زید بن لصیب تھا طعنہ مارا کہ محمدؐ غیب کی خبریں بتانے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنی اونٹنی کو جانتے ہی نہیں کہ کہاں ہے ان کے پاس جو وحی لاتا ہے وہ ان کی اونٹنی کا حال کیوں نہیں بتا دیتا۔ حضرت جبرئیلؑ آئے اور ان منافق کے طعن کی آپؐ کو خبر دی، اور اونٹنی جہاں تھی اس سے آپؐ کو مطلع کر دیا۔

آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں غیب جاننے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ منافق کے طعن کی خبر اور اونٹنی کا پتہ میرے اللہ نے مجھے بتا دیا، میری اونٹنی فلاں گھاٹی میں ہے اس کی لگام ایک درخت سے الجھ گئی ہے۔

یہ سن کر صحابہ کرامؓ اس گھاٹی کی طرف دوڑے اور جا کر دیکھا تو اونٹنی بالکل اسی حال میں ہے۔ جیسا کہ آنحضورؐ نے فرمایا تھا، اس واقعہ میں اخبار بالغیب اور آپؐ کا اعجاز ظاہر ہے۔

صحیحین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیرؓ اور مقدادؓ کو حکم دیا کہ تم لوگ مقام خاخ تک جاؤ (یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے) وہاں تم کو ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے چھین لاؤ۔

ہم تینوں گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں جا پہنچے، عورت وہاں مل گئی۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط حاضر کر دے۔ اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ اگر تو خود خط نہیں نکالے گی تو ہم تجھے ننگا کر کے تلاشی لیں گے۔

یہ سن کر اس نے اپنے سر کے جوڑے سے ایک خط نکالا، ہم وہ خط آنحضورؐ کی خدمت میں لائے۔ یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ نے مشرکین مکہ کے پاس لکھ بھیجا تھا۔ آنحضورؐ نے مشرکین مکہ سے لڑائی کا ارادہ کیا تھا اور یہ بات راز میں رکھی تھی لیکن حاطب نے اس راز کو کھولنا چاہا تھا۔

آنحضورؐ نے حاطب سے اس کی وجہ پوچھی تو عرض کیا کہ میرے اہل و اولاد مکہ میں ہیں۔ میرا کوئی رشتہ دار وہاں نہیں ہے کہ میرے بچوں کی مدد کرے۔ اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ قریش پر ایک احسان کر دوں تاکہ وہ میرے بال بچوں کی نگہداشت کریں۔

یہ حال سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو میں اس منافق کی گردن مار دوں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، بدری صحابیوں پر خدا کی خاص مہربانی ہوئی ہے (حاطب بھی بدری تھے) بدریوں کی خطائیں خدا نے معاف فرما دی ہیں۔

باقی ص۲۹ پر

شہادت کے وقت ایک صحابی رسول کی وصیت

میدان کارزار گرم ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہیں، اس حالت میں آپ کو اپنے ایک صحابی رض کی یاد ستاتی ہے اعلان ہوتا ہے کہ تم میں سے کون ہے جو میدان جنگ سے سعد بن ربیع کی خبر لائے ایک انصاری نے تیاری کا دم بھرا۔

میدان جنگ میں طرفین کے مجروحین بکثرت تھے اور زخمی ہونے پھر خون میں نہا جانے کی وجہ سے صورتوں میں بہت کچھ تغیر ہو گیا تھا بمشکل پہچانے جاتے تھے، بعض کو ہاتھوں سے سیدھا کر کے پہچانتے بعض کو زخموں کی کثرت اور اعضا کی ہیئت بدل جانے کی وجہ سے نہ پہچان سکنے کی بنا پر دیر تک متحیر رہتے، کسی میں سانس دیکھتے تو اس کا نام لے کر پکارتے یا نام دریافت کرتے، پھر خود بھی زخمی تھے اب اس لوٹ پوٹ میں دھوپ کی وجہ سے پسینے کا اور اضافہ ہو گیا پسینے اور خون کی آمیزش سے معلوم ہوتا تھا کہ اپنے جسم میں سے بھی خون بڑی کثرت سے نکل رہا ہے تاہم اس جوان ہمت نے ہمت نہ ہاری ایک دم توڑتے ہوئے انسان پر شبہ ہوا کہ شاید یہی سعد بن الربیع ہیں پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور نام لے کر پکارا انہوں نے کچھ جواب دیا تو ان کو اطمینان ہوا اور کہا کہ سعد بن الربیع! تم اس حالت میں ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے حالات کے معلوم ہونے کی فکر ہے۔

آقا ہی کا یہ حال تھا کہ جنگ رکتے ہی اپنے غلاموں کی جستجو شروع کر دی اور نام بنام دریافت فرمانا شروع کر دیا بلکہ دنیا سے رخصت ہونے والے غلام کا جواب بھی ذرا سن لیجئے۔

ہچکیوں نے بات پوری کرنی دشوار کر دی تھی آواز ہو گویا نکلتی ہی نہ تھی تاہم سعد بن الربیع نے بڑی کوشش کے ساتھ کسی طرح اپنا مطلب ادا کیا اور انہوں نے کان لگا کر بغور سنا تو وہ یہ تھا!

"میرے بھائی! میں دنیا میں چند ساعتوں سے زیادہ کا مہمان نہیں ہوں، دل میں ایک حسرت تھی جو کانٹے کی طرح کھٹک رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میرا آخری سلام پہنچ جاتا تم آ گئے اب امید ہے کہ میرے دل میں یہ حسرت باقی نہ رہے گی کہ ایک ادنیٰ غلام اپنے آقا کو وداعی سلام نہ کر سکا میری طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا آخری سلام پہنچا دینا اور عرض کر دینا کہ امت کی اصلاح کے بدلے جو بلند اجر خدا کی طرف سے انبیا کو ملے ہوں ان میں سے افضل اور اعلیٰ جزا آپ کو خدا ہماری اصلاح حال کے بدلے نصیب فرمائے اور ہاں تم اپنی قوم (انصار) کو میرا یہ پیام بھی پہنچا دینا کہ اگر اس وقت سے پہلے کہ تمہاری آنکھوں کی حرکت بند ہو اور تمہارے سروں کی جنبش ختم ہو، اگر کسی بدنیت نے تمہارے نبی پر دست درازی کی اور تم نے مقاومت اور مزاحمت میں کچھ بھی کوتاہی کی تو یاد رکھو کہ تمہارا کوئی عذر بھی خدا کے یہاں قابل سماعت نہ ہوگا"

انہوں نے یہ دونوں پیام سنے، یہ بھی نہ کہنے پائے تھے کہ میں تمہارے یہ دونوں پیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دوں گا کہ زخموں سے چور چور ہونے والے سعد نے زور سے ایک ہچکی لی اور دنیا سے رخصت گویا کہ جان اسی کے انتظار میں اٹکی ہوئی تھی اور گویا کہ فرشتہ موت بھی اسی کا منتظر تھا کہ سعد کا پیام کسی قاصد کے حوالہ ہو جائے۔

بیشک یہ موت وہ موت ہے جس پر ہزاروں زندگیاں قربان ہزاروں آرام اور دنیا بھر کی راحتیں نثار، آقا کی یہ محبت کہ زخموں کی تکلیف وہ جنگ کا تعب علیحدہ ایذا دہ، مگر غلام کا حال معلوم ہونا ضروری ہے اور ادھر جان نثار غلام کا یہ حال کہ آخری سلام کی تمنا میں بے چین اور مرتے وقت قوم کو یہ وصیت کہ تمہارے مرنے سے پہلے کسی کو یہ ہمت نہ ہونی چاہیئے کہ وہ آقا کو نظر بد سے دیکھ سکے۔

اسلامیان پاکستان سوچیں کہ ہمارے ہوتے ہوئے کوئی شخص یا گروہ ہمارے نبی علیہ السلام کی ذات مبارک یا منصب مقدس پر حملہ تو نہیں کر رہا اگر کر رہا ہے تو کیا ہم نے اپنا فرض ادا کیا ہے یا نہیں، اگر نہیں تو ادا کریں۔ ورنہ قیامت کے دن جواب دہی کے لئے کوئی عذر نہ ہوگا۔

بقیہ: ——— قادیانی مشورہ

یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت امام حسن رض سے پوچھا کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت امام حسن رض نے کہا امیر المومنین اگر اس شخص نے ایک کو ہلاک کیا ہے تو ایک شخص کی جان بچانی بھی ہے اور اللہ نے فرمایا ہے۔ ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا ۰

حضرت علی رض نے حضرت حسن رض کے مشورہ کو قبول فرمایا، دوسرے ملزم کو بھی چھوڑ دیا اور مقتول کا خون بہا بیت المال سے دلایا۔ (رحمۃ للعالمین جلد دوم ص…)

نگاہ کا اثر

حافظ احمد سعید ۔ دوآبہ ۔ میانوالی

ایک دن شیر خدا رضی اللہ عنہ کوفہ کی جامع مسجد میں مصلے پر بیٹھے جو کی روٹی کے سوکھے ہوئے ٹکڑے کھا رہے تھے اور وہ چبائے نہ جاتے تھے۔ دو آدمی حاضر ہوئے اور عرض کی آقا! یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہاں تو آپ نے خیبر کے دروازے کو توڑ دیا اور یہاں یہ سوکھے ہوئے ٹکڑے چبا نہیں سکتے۔ شیر خدا رض مسکرائے اور فرمایا کہ سوکھے ہوئے ٹکڑے کھا رہا ہوں تو علی کی اپنی طاقت خرچ ہو رہی ہے۔ مگر خیبر کے قلعے کو توڑنے والی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ تھی۔

(تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۱۰۵)

معاشرہ نبوی کی خصوصیات

ایک اجمالی جائزہ

ناصر محمود شاکر فراروی آصل مانسہرہ

آنحضرتؐ کی تعلیمات، کردار اور عمل نے انسانی معاشرے کو بالکل بدل کر رکھ دیا ہے، وہ مشرکین عرب جو بتوں کے پجاری تھے۔ ایک اللہ کو چھوڑ کر سیکڑوں معبودان باطلہ کی پیروی و عبادت کرنے والے تھے۔ اب معبود واحد جو کہ در حقیقت تمام جہانوں کا پروردگار ہے، کی عبادت کرنے والے بن گئے۔

ایک دوسرے سے دشمنی رکھنے والے بھائی بھائی بن گئے، یہ وہی لوگ تھے جو گذشتہ نصف صدی سے باہم ایک دوسرے سے نبرد آزما تھے۔ مثلاً ان کی زمانہ جاہلیت کی لڑائیاں جو داحس و غبرا، بسوس اور فجار جو مشہور ترین معمولی معمولی باتوں سے شروع ہو کر طول اختیار کرتی چلی گئیں، ان لڑائیوں میں ان کی زندگیوں کا آدھا آدھا حصہ گذر جاتا تھا مگر حالت وہی رہتی تھی، ان کی اکثریت ان پڑھ تھی، جہالت سفاہت کا دور دورہ تھا، آنحضرتؐ کی دعوت کے بعد یہ نہ صرف لکھنے پڑھنے والے بن گئے بلکہ دنیائے عالم کے مقتدا و پیشوا کہلائے، اسلامی معاشرہ میں حضور اکرمؐ کی مخصوص تربیت اور اسلام کے فیضان عام سے سب سے بڑی تبدیلی یہ ہوئی کہ ان میں ایک خاص اخلاقی احساس پیدا ہوا، پہلے یہ لوگ اپنے ہر قول و فعل میں اپنے قبائل کی رسم و رواج کے پابند تھے، اب ان کی زندگیوں کا مقصد صرف اور صرف رضائے الٰہی کا حصول تھا، اور ان کا مقصود اپنی زندگی کو کتاب و سنت کی روشنی میں ڈھالنا تھا، یعنی اپنے آپ کو مجسمہ اخلاق بنانا تھا اور انھوں نے عملی طور پر یہ کر بھی دکھایا۔

قرآن حکیم جو اللہ کی آخری و مقدس کتاب ہے جو سابقہ کتب کی تصدیق کے ساتھ ان پر ایمان لانے کی دعوت بھی دیتی ہے اور اخلاقی، سیاسی، اقتصادی و معاشی رہنمائی بھی کرتی ہے اور اس دور کی بہترین تاریخ بھی ہے، اس کتاب نے اس معاشرے کا جو نقشہ کھینچا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے، ان لوگوں کی زندگی لہو و لعب میں بسر ہوتی تھی، یہ جذبہ بیدار ہو گیا کہ ان کی راتیں اللہ کی یاد میں بسر ہوں اور یہ لوگ اللہ کی خوشنودی کے لئے صبح و شام کوشاں رہنے لگے۔ یہی لوگ تھے جو برائیوں اور ضلالتوں کے گڑھوں میں گرے ہوئے تھے، لیکن اب ان کا اکثر وقت نیکیوں کے پھیلانے اور برائیوں کے خلاف جہاد میں گذرتا تھا، اب یہ کفر و شرک کو کسی صورت میں برداشت نہیں کرتے تھے، آپس میں پیار و محبت سے رہتے تھے، اور ایک دوسرے کی خدمت کو سعادت سمجھتے تھے۔ غرضیکہ یہ ایک ایسا بے مثال و نیک معاشرہ تھا کہ پوری تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، اس معاشرے کی تفصیل حضرت جعفر طیار کی اس تقریر سے اچھی طرح معلوم ہوتی ہے، جو انہوں نے نجاشی کے دربار میں کی تھی، اس تقریر سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت سے قبل معاشرے کی کیا حالت تھی اور نبی اکرم کے قائم کردہ معاشرہ کی خصوصیات کیا تھیں کہ صحابہؓ کرام جان قربان کر دیتے تھے، مگر اسلام پر آنچ نہیں آنے دیتے تھے۔ شاہ حبشہ نے جب پوچھا کہ اسلام نے تم میں کیا تبدیلی پیدا کی ہے، تو حضرت جعفر نے جواب میں فرمایا:

"اے نجاشی ہم جاہل تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بیہودہ بکواس کے عادی تھے، ہم بھائیوں کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے تھے، ہمارے لئے کوئی قاعدہ و قانون نہیں تھا کہ اس کی پیروی کرتے، شتر بے مہار کی طرح تھے، ہم اخلاق رذیلہ کے خوگر تھے، بھائی بھائی کا دشمن تھا، رحم دلی کبھی ہمارے قریب سے بھی نہیں گذری تھی، ہر کوئی دوسرے پر ظلم کرتا تھا، آخر کار ہمارے درمیان ہم ہی میں ایک بزرگ ہستی پیدا ہوئی، جس کی امانت، صداقت کو ہم اچھی طرح پہچانتے تھے۔ اس نے ہم کو ان تمام قبائح سے روکا جس کے ہم صدیوں سے عادی تھے، ہمیں معبودان باطلہ کی پیروی سے روکا اور ہمیں توحید کا سبق پڑھایا، ہمیں بتایا کہ خدائے برحق بھی ایک ہستی ہے، جو کہ تمام جہانوں کے تمام امور کو سنبھالنے والا ہے، اس نے ہم کو ایفائے عہد کی تلقین کی، اس نے ہم کو عام برائیوں سے روک کر، نماز، روزہ، صدقہ خیرات کی دعوت دی، ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد بتلائے، ہم کو جہنم کے راستے سے روکا جس کی طرف ہم آنکھیں بند کر کے جا رہے تھے، تو ہماری یہ جاہل قوم ان اوصاف حمیدہ کی بنا پر ہماری دشمن بن گئی کہ ہم نے قتل و غارت، ظلم و ستم، زنا، شراب خوری و دیگر بکواسات کیوں چھوڑ دیئے۔

یہ تھے مختصر حالات جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت سے قبل معاشرے کی کیا حالت تھی، خاتم الانبیاءؐ نے جہاں قلوب کی صفائی کی وہاں ان کے بگڑے ہوئے معاشرے کو کتنا درست کیا۔ نظر انصاف سے دیکھا جائے تو واضح نظر آتا ہے، ویسے بھی اتنے بگڑے ہوئے معاشرے کو اتنی خوش اسلوبی سے اتنے مختصر عرصے میں صحیح کر لینا اور ایک مثالی معاشرے کی بنیاد رکھنا، یہ کسی کامل و مکمل ہستی کا کارنامہ ہے۔ کیونکہ ابتداءً کسی بھی چیز کی بنیاد رکھنا اور اس بنیاد پر عمارت تعمیر کرنا ایک انتہائی مشکل کام ہے جبکہ وسائل بھی محدود ہوں۔ ہاں اگر بنیاد ہو تو اس بنیاد پر تعمیر کرنا انتہائی آسان کام ہے۔

یہی مثال لیجئے نبی کریم کے قائم کردہ معاشرے کی اصلاح تو آسان ہے، لیکن کسی معاشرے کا وجود ہی نہ ہو حالت بہت ابتر ہو، نئی تہذیب کی نئی بنیادیں ڈالی جائیں یہ انتہائی مشکل کام ہے۔ نبی محترم خاتم الانبیاء کے قائم کردہ معاشرے جیسا معاشرہ نہ پہلے تھا اور نہ آج ہے۔

صحابہ کرامؓ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ اسی رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کرے گا۔

یہ کون ہے کہنے والا؟ کس کتاب کے جملے ہیں؟ ذرا دماغ پر زور ڈالیے۔ یہ ہیں انجیل کے ۲۶ ویں باب کی ایک آیت۔ حضرت عیسیٰؑ اپنے ایک خاص الخاص حواری سے مخاطب ہیں اس پیشگوئی کا وقوع ہوا کہ نہیں؟ ظاہر ہے کہ ایک نبی برحق کی پیشگوئی تھی پوری کیسے نہ ہوتی۔ انجیل ہی کے الفاظ میں پڑھیے اور عبرت حاصل کیجئے۔

اور پطرس باہر صحن میں بیٹھا تھا کہ ایک لونڈی نے اس کے پاس آکر کہا تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا۔ اس نے سب کے سامنے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں نہیں جانتا تو کیا کہتی ہے اور جب وہ ڈیوڑھی میں چلا گیا تو دوسری نے اسے دیکھا جو وہاں تھے ان سے کہا یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا۔ اس نے قسم کھا کر پھر انکار کر دیا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے۔ انہوں نے پطرس کے پاس آکر کہا کہ بے شک تو بھی ان میں سے ہے کیونکہ تیری بولی سے بھی ظاہر ہوتا ہے اس پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا اور فی الفور مرغ نے بانگ دی۔ پطرس کو یسوع کی وہ بات یاد آئی جو اس نے کہی تھی کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کرے گا اور باہر جا کر زار زار رویا۔ (انجیل متی)

اے موسیٰ! ہم کبھی اس شہر میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے، جب تک وہ اس میں موجود ہیں۔ بس تو اور تیرا رب ان سے لڑ لے ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ (القرآن، مائدہ)

یہ جملے کون کہہ رہا ہے؟ یہ اس قوم کے افراد کہہ رہے ہیں جن کو حضرت موسیٰؑ نے فرعون کی غلامی سے آزاد کرایا، دریائے نیل کی طوفانی موجوں سے جن کو بچا لائے، جن کے پینے کے لئے ۱۲ چشمے ویران و جنگل میدان میں بہادیئے۔ الغرض وہ سب کچھ کیا جو ایک شفیق باپ اپنی عزیز اولاد کے لئے کر سکتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کیا۔ قوم نے اس کی قدر نہ کی ان مایوس کن جملوں کا سننا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام افسردہ خاطر ہوئے اور پکار اٹھے

"پروردگار! میں اپنے اور بھائی کے سوا کسی کا مالک نہیں ہوں، لہٰذا تو ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان تفریق کر دے" (المائدہ)

مگر کیا خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہؐ کے صحابہ نے بھی ایسا ہی کیا؟ تاریخ میں ایک بھی ایسا واقعہ منقول ہے جہاں آپؐ کے ساتھیوں نے آپؐ کی دعوت پر لبیک و سعدیک نہ کہا ہو۔ بلاشبہ افضل الرسلؐ کے صحابہؓ بھی اور پیغمبروں کے صحابہؓ سے افضل ہیں چنانچہ انہوں نے اپنی اس فضیلت کا ثبوت خوب خوب دیا۔

حضورؐ نے مال مانگا تو حضرت ابوبکر صدیق پورا اثاثہ اٹھا لائے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنا نصف مال لا کر حضورؐ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ امت محمدیہ کے امیر ترین انسان حضرت عثمان غنیؓ نے قارون کی طرح یہ نہیں کیا، یہ مال تو مجھ کو میرے ایک ہنر سے ملا ہے۔ (القرآن قصص)

بلکہ انہوں نے چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیاں لے کر حاضر خدمت ہونے میں فخر محسوس کیا۔ اس وقت آنحضورؐ ایسے خوش اور راضی ہوئے کہ دامن مبارک میں اشرفیاں لئے ہوئے اچھالتے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نہ کرے گا۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے چالیس اوقیا طلاء خدمت اقدس میں پیش کیا حتیٰ کہ ایک غریب صحابی کے پاس کچھ نہیں تھا تو ایک صاع خرما ہی لائے۔

جنگ بدر کے موقع پر صحابہؓ کرام سے مشورہ لیتے وقت آنحضورؐ نے جب دریافت فرمایا تو حضرت مقدادؓ نے کھڑے ہو کر بڑے مضبوط لہجہ میں فرمایا۔

اے اللہ کے پیارے رسول! جو کچھ اللہ نے فرمایا ہے اس کو بجالایئے ہم آپ کے ہمراہ ہیں۔ ہمارا مقولہ یہ نہیں ہے جو بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰؑ سے تھا کہ جا کر تو اور تیرا رب لڑلے ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف سے لڑیں گے۔ اور جہاں تک آپ ہمیں لے جائیں گے۔ ہم جائیں گے اگرچہ برک الغماد تک ہو۔

اور یہ صرف لفاظی نہ تھی بلکہ صحابہ کرامؓ نے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو بھی لڑائی کی آگ میں جھونک دیا۔

الغرض صحابہ کرامؓ نے عشق رسولؐ میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ جن کی مثال نہ کسی پیغمبر یا نبی کی امت میں پیش کی جا سکتی ہے اور نہ دنیاوی لیڈروں اور ہستیوں کے حاشیہ نشین ہی اس کی مثال پیش کر سکتے ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ مسولینی کو اس کی قوم نے ہی ہلاک کیا تھا۔ ہندوستان کے بڑے لیڈر گاندھی، امریکہ کے ہر دلعزیز صدر جان ایف کینیڈی کو ان کے ہی قوم کے لوگوں نے گولیوں کا نشانہ بنایا۔

تاریخ میں صرف ایک ہی شخصیت ہے۔ جس کے ساتھ اس کے ساتھیوں نے کبھی دغا نہیں کی، ان کے سینہ پر اپنا سینہ تان کر برستے ہوئے تیروں کو اپنے ہاتھوں پر روکا۔ اور ان کے انتقال کے بعد ان کے پیغام کو چند سال کے اندر اندر ہی کے گوشہ گوشہ اور چپہ چپہ میں پہنچا کے دم لیا۔ وہ تھے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

قطبِ ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ایمان افروز واقعات

مرسلہ: محمد ندیم طاہر رحیم یار خان

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ آپ علوم اسلامی کے بہت بڑے استاد اور ایک عظیم ہستی تھے۔ آپ گنگوہ کے رہنے والے تھے۔ اس لئے آپ کو گنگوہی کہتے ہیں۔ آپ کی زندگی کے چند واقعات قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اپنے سلسلہ کے ایک استاد سے نقل فرماتے ہیں جس شخص نے دنیا کا بنانا ہو اور دین سے کھونا ہو اس کو طبیبوں کے سپرد کر دو۔ اور جس کو دین کا بنانا ہو۔ اور اسے دنیا سے کھونا ہو اسے صوفیا کے سپرد کر دو۔ اور جس کو دونوں سے کھونا ہو۔ اس کو شاعروں کے سپرد کر دو۔ اس پر مولانا اشرف علی تھانویؒ نے عرض کیا۔ مولانا جس کو دونوں کا بنانا ہو تو فرمایا کہ یہ ناممکن ہے۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اس قدر ذکی الحس تھے کہ ایک مرتبہ جب آپ مسجد میں عشاء کی نماز کے لئے تشریف لائے۔ تو فرمایا کہ آج کسی نے مسجد میں دیا سلائی جلائی ہے۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک صاحب نے مغرب کے بعد جلائی تھی جس کا اثر مولانا کو عشاء کے وقت محسوس ہوا۔ آپ کے یہاں عشاء کی نماز قریب ثلث شب کے وقت ہوتی تھی۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ایک مرتبہ حدیث کا سبق پڑھا رہے تھے کہ بارش آ گئی۔ سب طلبہ کتابیں لے کر اندر کو بھاگے مگر مولانا سب طلبہ کی جوتیاں جمع کر رہے تھے کہ اٹھا کر لے چلیں

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں گنگوہ حاضر ہوا تو حضرت کی سہ دری میں ایک مٹی کا برتن رکھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو اٹھا کر کنویں سے پانی کھینچا۔ اور اس میں پانی بھر کر پیا تو پانی کڑوا پایا۔ ظہر کی نماز کے وقت حضرت سے ملا۔ اور یہ قصہ بھی بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کنویں کا پانی کڑوا نہیں ہے میٹھا ہے میں نے وہ برتن پیش کیا۔ حضرت نے پانی پیا تو وہ بدستور تلخ تھا۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کو رکھ دو۔ نماز ظہر کے بعد حضرت نے سب نمازیوں سے فرمایا کہ

کلمہ طیبہ جس سے جس قدر ہو سکے پڑھے۔ اور حضرت نے بھی پڑھنا شروع کیا۔

بعد میں حضرت نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیر لئے اس کے بعد برتن منگوا کر پانی پیا۔ تو شیریں تھا اس وقت مسجد میں جتنے نمازی تھے سب نے پیا کسی قسم کی کوئی تلخی نہ تھی۔ بعد میں حضرت نے فرمایا کہ اس برتن کی مٹی اس قبر کی ہے جس پر عذاب ہو رہا تھا۔ الحمد للہ کلمہ کی برکت سے عذاب رفع ہو گیا۔

حضرت مولانا گنگوہیؒ فرماتے تھے جو لوگ علماء پر طعن و تشنیع اور توہین کرتے ہیں۔ ان کا قبر میں قبلہ سے منہ پھر جاتا ہے اور یوں بھی فرمایا کہ جس کا جی چاہے دیکھ لے

حضرت مولانا گنگوہیؒ نے حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی سے فرمایا کہ فلاں مسئلہ شامی (فقہ حنفی کی مشہور کتاب) میں دیکھو۔ مولانا نے عرض کیا کہ حضرت وہ مسئلہ شامی میں تو ہے نہیں۔ فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لاؤ شامی اٹھا لاؤ۔ شامی لائی گئی۔ حضرت اس وقت آنکھوں سے معذور ہو چکے تھے۔ شامی کے دو ثلث اوراق دائیں جانب کر کے اور ایک ثلث بائیں جانب کر کے اندازے سے کتاب ایک دم کھولی۔ اور فرمایا بائیں جانب کے صفحہ پر نیچے کی جانب دیکھو۔ دیکھا تو وہ مسئلہ اسی صفحہ میں موجود تھا۔ دیکھا تو سب کو حیرت ہوئی۔

حضرت مولانا گنگوہیؒ چونکہ بہت متبع سنت تھے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے کہا۔ مسجد سے بایاں پاؤں نکالنا اور جوتا سیدھے پاؤں میں پہننا سنت ہے دیکھیں حضرت ان دونوں سنتوں کو کیسے جمع فرماتے ہیں۔ لوگوں نے دیکھا جب مولانا مسجد سے نکلنے لگے تو آپ نے پہلے بایاں پاؤں نکال کر کھڑاؤں پر رکھا جب سیدھا پاؤں نکالا تو کھڑاؤں کی کھونٹی انگوٹھے میں ڈالی اس کے بعد بایاں پاؤں میں کھڑاؤں پہنی۔ سبحان اللہ کیسا دونوں سنتوں کو یکجا فرمایا۔

ایک مرتبہ کسی ذاکر نے حضرت مولانا گنگوہیؒ سے عرض کیا کہ ذکر کرتے وقت نیند آتی ہے فرمایا تکیہ رکھ کر سو جایا کرو۔ ذکر پھر کیا کرو نیند کا علاج سوائے سونے کے کچھ نہیں۔

کمشنر ریاست گوالیار ایک مرتبہ پریشانی میں مبتلا ہوئے ریاست کی طرف سے تین لاکھ روپے کا مطالبہ ہوا۔ ان کے بھائی یہ خبر پا کر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادیؒ کی خدمت میں گئے حضرت مولانا نے وطن دریافت کیا۔ انہوں نے عرض کیا دیوبند۔ مولانا نے تعجب کے ساتھ فرمایا کہ گنگوہ قریب ہے۔ وہاں کیوں نہ گئے۔ اتنا دراز سفر کیوں اختیار کیا۔ انہوں نے کہا حضرت عقیدت کھینچ لائی۔ آپ نے کہا تم گنگوہ ہی جاؤ۔

تمہاری مشکل کا حل مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی دعا پر موقوف ہے چنانچہ واپس ہوئے اور بوسیلہ حکیم ضیاء الدین صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حکیم صاحب نے سفارش کی تو مولانا نے کہا میرا کوئی قصور نہیں۔ بلکہ یہ صاحب مدرسہ دیوبند کے مخالف ہیں جو اشکالات تصور وار اللہ کے ہیں اللہ سے توبہ کریں بندہ بھی دعا کرے گا۔ چنانچہ ادھر انہوں نے توبہ کی ادھر مطالبہ سے برأت کا کمشنر صاحب کے پاس حکم آ گیا۔

حضرت مولانا گنگوہیؒ کے پاس کسی شخص نے بچہ ہونے کی مبارکباد دی آپ نہ ہنسے نہ تحقیر کی۔ مگر اسکو دو رکعت نماز شکرانہ پڑھنے کو کہا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے وہ شخص خوش ہو جائے۔

(ماخوذ " حکایات اولیاء ")

سینما بینی کے خطرناک اثرات

ثریا انجم، مانسہرہ

سائنس کی ایجادات سے جہاں بے شمار فائدے ہیں وہاں ان گنت نقصانات بھی ہیں فلم ایک ایسی ہی ایجاد ہے جس سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں مثلاً فلموں سے تدریس و تعلیم کا کام لیا جاتا ہے نصیحت آموز اور اصلاحی فلموں سے معاشرے کی خرابیاں دور کی جاسکتی تھیں اسی طرح قومی کردار کی درستگی اور صحت مند معاشرے کے قیام میں فلمیں ایک اہم پارٹ ادا کر سکتی تھیں لیکن بدقسمتی سے مخرب اخلاق فلموں کی مارکیٹ میں بھرمار ہو گئی ہے اور سینما بین طبقے پر فلموں کے بہت ہی خراب اثرات پڑ رہے ہیں۔

بے حیائی اور جرائم کا عملی سبق: فحش فلموں اور فراڈ مارکٹائی اور چوری ڈاکے کے حصوں سے فلم بین طبقہ بے حیائی اور جرائم کا عملی سبق سیکھتا ہے اخبارات اور رسائل کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر بڑے بڑے مجرموں نے پہلی مرتبہ جرم کا ارتکاب فلموں میں جرائم کی کہانیاں دیکھ کر کیا۔

اخلاقی اقدار کی بربادی: فلموں میں عشق و محبت کی داستانیں انتہائی بھونڈے انداز میں عریاں طور پر پیش کی جاتی ہیں جن سے لڑکیوں، لڑکوں اور بچوں کے اخلاق پر بہت برا اثر پڑتا ہے کیونکہ وہ کم عمری اور نوجوانی کی وجہ سے بڑے چھوٹے میں تمیز کرنے کے قابل نہیں ہوتے اور برائی کا اثر جلد قبول کر لیتے ہیں۔ خدا کی عبادت کو چھوڑ کر فلموں کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ فلمیں دیکھ کر نہ وہ دین کے، نہ دنیا کے بس بے حیائی اور فحش گانوں سے اخلاق کا دیوالیہ نکال دیا ہے۔ ان فحش فلموں میں عریانی اور بے حیائی کی جو تصویریں مختلف شکلوں میں دکھائی جاتی ہیں ان سے لوگ برا اثر قبول کرتے ہیں اور اپنی اخلاقی اقدار کو برباد کر لیتے ہیں۔ تیرہ سال کا نوجوان دیکھو تو فحش گانے سننے اور فلم دیکھنا ان کا مشغلہ بن گیا ہے خدا کی عبادت کو بھول گئے ہیں فلمیں دیکھ دیکھ کر ان کے دل میں خدا کا ڈر بالکل ختم ہو گیا ہے۔ بس بے حیائی پر تلے ہوئے ہیں نہ نماز نہ روزہ بس ایک ہی بات چلے گی تو فلم اے ذلیل انسان تو یہ بھی تو سوچ کہ مرنا بھی ہے۔

رقص و سرود: ناچ اور گانے ہر فلم کا ضروری جزو ہیں۔ اور یہ دونوں ایسی چیزیں ہیں کہ ایک قوم کو تباہ کرنے کے لئے ان کے علاوہ اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جو قوم رقص و سرود کی دلدادہ ہو جاتی ہے وہ ضرور زوال پذیر ہوتی ہے سب دیا جاتی ہے کہ مغلیہ دور کا پہلا فرمانروا ظہیر الدین بابر ارادہ، عمل اور تلوار سے کر آیا۔ ہندوستان کا فاتح بنا محمد شاہ رنگیلا رقص و سرود میں پڑ گیا، سلطنت ختم کر بیٹھا۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے

آ تجھ کو بتاؤں تقدیر امم کیا ہے!
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

تضیع اوقات و ضیاع مال: جس شخص کو سینما دیکھنے کی لت پڑ جاتی ہے وہ زندگی کے قیمتی لمحات اور محنت سے کمایا ہوا روپیہ پیسہ سینما بینی کی نذر کرتا رہتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ سینما بینی وقت کا ضائع کرنا، مال و دولت کو تباہ کرنا ہے صحت کا نقصان سینما بینی کی کثرت سے نظر خراب ہو جاتی ہے۔ اور صحت پر برا اثر پڑتا ہے فلمیں دیکھ کر دل خدا سے جدا ہو جاتا ہے۔ دل میں بے حیائی بچھا جاتی ہے مختصر یہ کہ سینما بینی سے انسان مختلف جسمانی اخلاقی اور روحانی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر طالب علموں کو سینما بینی سے بچنا چاہئے کیونکہ اس سے ان کی تعلیمی ترقی رک جاتی ہے اور جو وقت انہیں حصول علم میں گزارنا چاہئے وہ سینما بینی کی نذر ہو جاتا ہے

حضرت امام حسنؓ کا ایک قانونی مشورہ

مرسلہ۔ محمد حنیف حنفی ——— چک ضلع شکارپور

ایک شخص کو گرفتار کر کے حضرت علی المرتضیٰؓ کے سامنے لایا گیا۔ گرفتاری ایک ویران غیر آباد مقام سے ہوئی تھی۔ گرفتاری کے وقت اس کے ہاتھ میں ایک خون آلود چھری تھی یہ کھڑا ہوا تھا اور ایک لاش خاک و خون میں تڑپ رہی تھی۔ اس شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے اقبال جرم کیا اور انہوں (حضرت علی) نے قصاص کا حکم دے دیا، اتنے میں ایک اور شخص دوڑا دوڑا آیا اور اس نے خلیفہ کے سامنے جرم قبول کیا۔ حضرت علیؓ نے ملزم اول سے دریافت کیا کہ تو نے جرم کیوں قبول کیا تھا؟ اس نے کہا کہ جن حالات میں میری گرفتاری کی گئی تھی، میں نے سمجھا کہ ان حالات کی موجودگی میں میرا انکار کچھ بھی مفید نہ ہوگا۔ پوچھا گیا کہ واقعہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں قصاب ہوں میں نے جائے وقوع کے قریب ہی بکرے کو ذبح کیا تھا، گوشت کاٹ رہا تھا کہ مجھے پیشاب کا زور پڑا۔ میں جائے وقوع کے قریب پیشاب سے فارغ ہوا کہ میری نظر اس لاش پر پڑ گئی۔ میں اسے دیکھنے کے لئے اس کے قریب پہنچا، دیکھ ہی رہا تھا کہ پولیس آگئی اور مجھے گرفتار کر لیا سب لوگ کہنے لگے کہ یہی شخص اس کا قاتل ہے۔ مجھے بھی یقین ہو گیا کہ ان لوگوں کے بیانات کے سامنے میرے بیانات کا کچھ اعتبار نہ کیا جائے گا اس لئے میں نے اقبال جرم کر لینا ہی بہتر سمجھا

اب حضرت علیؓ نے دوسرے اقبالی مجرم سے دریافت فرمایا۔ اس نے کہا کہ میں ایک اعرابی ہوں، مفلس ہوں، مقتول کو میں نے بہ طمع مال یعنی مال حاصل کرنے کی لالچ میں قتل کیا تھا اتنے میں مجھے کسی کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی، میں ایک گوشہ میں جا چھپا۔ اتنے میں پولیس آگئی، اس نے پہلے قصاب کو پکڑ لیا، اب جب اس کے خلاف فیصلہ سنا دیا گیا، تو میرے دل نے مجھے آمادہ کیا کہ میں خود اپنے جرم کو قبول کر دوں۔

باقی صفحہ پر

شبِ براءت کے فضائل ومسائل

مولانا محمد انور فاروقی، کراچی

ماہِ شعبان بابرکت و علو درجات کا پیغام ہے خود آنحضرت ماہِ رمضان کے بعد ماہِ شعبان میں زیادہ روزے رکھا کرتے تھے حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول مقبول شعبان میں روزہ رکھنے کو بہت دوست جانتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے آپ سے پوچھا کہ شعبان کے روزوں کو آپ بہت پسند فرماتے ہیں اس کا کیا باعث ہے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ رض جن لوگوں نے اس سال میں مرنا ہوتا ہے ملک الموت ان کے نام کو اس مہینے میں لکھ دیتا ہے۔ اس لئے مجھے یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اگر میرا نام بھی اس فہرست میں لکھا جائے تو اس وقت میں روزے سے ہوں۔

ماہِ شعبان المکرم ایک عظیم بابرکت مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کی مغفرت کے لئے بعض دن اور رات اور بعض مہینے مقرر فرمائے ہیں تاکہ مومنین اپنے محبوب حقیقی قادر مطلق رب لم یزل کے سامنے جھک کر اپنے گناہوں پر عرق ندامت بہائیں۔ اور اپنے گناہوں سے توبۃ النصوح کر کے دین و دنیا میں کامیابی حاصل کر سکیں ایسے اوقات مقدسہ کا علو درجات کا ذریعہ بننا صرف اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر خصوصی کرم اور مغفرت فرمانے کے بہانے ہیں اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیاں اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا شمار ناممکن ہے جب بھی گناہوں میں ڈوبا ہوا انسان اللہ تعالیٰ کے دربار اقدس پر جھک کر خوف خدا سے آنسو بہاتا ہے اللہ کی رحمت جھوم جھوم کر استقبال کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ کسی صاحب دل نے کہا ہے کہ ہر شب شب قدر است گر قدر بدانی اور اگر بے قدری کرے تو شب براءت اور شب قدر کی نعمتوں سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ بھلا ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں، ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

اب چند معروضات شب براءت کے فضائل و مسائل کے بارے پیش کی جاتی ہیں

فضائل:۔ حضرت علی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نصف شعبان کی رات آئے تو اس رات جاگو، نماز میں مصروف ہو جاؤ، اور دن کو روزہ رکھو اس رات میں غروب آفتاب کے وقت سے خداوند تعالیٰ آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہو جاتے ہیں، اور اس طرح کا اعلان عام فرماتے ہیں کہ ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ میں اس کے گناہوں کو معاف کر دوں ہے کوئی رزق کا طلب گار کہ میں اس کو رزق عطا کر دوں ہے کوئی حاجتمند سوال کرے میں اس کی حاجت پوری کر دوں یہ اعلان عام صبح صادق تک جاری رہتا ہے (ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رض فرماتے ہیں کہ اس رات رب العزت اپنے بندوں پر نظر رحمت فرماتے ہیں اور مشرک اور کینہ ور کے علاوہ سب کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (طبرانی)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جب نصف شعبان کی رات آئی تو میں نے حضور اکرم کو گھر سے غائب پایا میں ڈھونڈتی نکلی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع (مدینہ منورہ کے قبرستان کا نام ہے) میں ہیں مجھے دیکھ کر فرمانے لگے کیا تجھے یہ خوف تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرے ساتھ زیادتی کریں گے میں نے کہا ہاں۔ اے اللہ کے رسول مجھے یہ خیال ہوا تھا کہ کہیں آپ دوسری بیویوں میں سے کسی کے پاس چلے گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ نصف شعبان المکرم کی رات کو خداوند قدوس آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور اتنے لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں جتنے بنی کلب کے بھیڑ بکریوں کے بال ہیں۔ (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت علی رض سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ شعبان کی درمیانی رات میں دنیا کے آسمان کی طرف حکم خداوندی نازل ہوتا ہے اور ہر ایک مسلمان کو اللہ بخش دیتا ہے۔ ان لوگوں کو نہیں بخشتا یعنی مشرک، کینہ رکھنے والا قطع رحمی کرنے والا، زنا کرنے والی عورت اس طرح دوسری روایات میں آتا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس رات اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھولتا ہے۔ اور ان سب لوگوں کو بخش دیتا ہے۔ جو اس کا شریک نہیں بناتے بلکہ ان لوگوں کو نہیں بخشتا۔ ساحر اور کاہن اور ہمیشہ شراب پینے والا، سود اور زنا پر اصرار کرنے والا۔ جب تک یہ توبہ نہ کرے تب تک ان کی بخشش نہیں ہوتی (غنیۃ الطالبین) اور ایک روایت میں ہے کہ پیغمبر نے فرمایا۔

کہ جب ماہ شعبان کی درمیانی رات آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق کے احوال پر نگاہ رکھتا ہے اور جیسے مسلمانوں کی دنیا میں دو عید کے دن ہیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ اسی طرح فرشتوں کی عبادت کی دو مخصوص راتیں ہیں شب براءت اور لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا ہے اور شب براءت کو ظاہر کر دیا ہے۔ یہ رات قضا اور قلم، خیر اور رضا، قبولیت اور رد، سعادت و شقاوت، سال بھر میں ملنے والی روزی، موت و زیست وغیرہ کا سالانہ بجٹ فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ اس رات میں صالح شخص کو اعمال کی جزا دے کر سربلند کر دیا جاتا ہے اور دوسرا شخص خوار ہو جاتا ہے۔ ایک آدمی کو مزدوری دیتے ہیں اور ایک کو دھتکار دیتے ہیں بس

بہت لوگ اپنے کاروبار میں بازار میں مشغول ہوتے ہیں، اور ان کے کفن دھوئے جارہے ہیں۔ اور بہت سے لوگوں کی قبر کھودی جاتی ہے۔ اور وہ خوشی وخرمی میں مشغول ہیں اور مغرور بہت سے چہرے ہنس رہے ہیں جو عنقریب ہلاک ہونے والے ہیں۔ اور بہت لوگ ثواب کے امیدوار ہوتے ہیں مگر ان پر عذاب نازل ہوتا ہے۔ اور بہت لوگ خوشخبری کی امید رکھتے ہیں مگر انہیں دوزخ نصیب ہوتی ہے اور بہت سے لوگ وصل کی امید رکھتے ہیں مگر ان کے نصیب میں جدائی ہوتی ہے بہت سے لوگ بخشش کے امیدوار ہوتے ہیں، مگر بظاہر کار ان پر بلا نازل ہوتی ہے۔ اور بہت سے لوگوں کو بادشاہی کی امید ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ نے ان کے نصیب میں ہلاکت لکھی ہوتی ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ حسن بصری شعبان میں اپنے گھر سے باہر نکلا کرتے تھے تو آپ کا چہرہ اس طرح دکھائی دیتا تھا کہ گویا کوئی مردہ قبر سے نکل آیا ہے۔ لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا۔

اللہ کی قسم میری مصیبت اس کی مصیبت سے کم نہیں۔ جس کی کشتی ٹوٹ جاوے۔ اور آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنے گناہ کے مواخذہ پر یقین ہے۔ اور اپنی نیکیوں سے ڈرنے والا ہوں میں نہیں جانتا میرے عمل قبول ہوں گے یا رد کر دیئے جائیں گے۔

درس عبرت :- نصف شعبان کی رات مسلمانوں کی مغفرت اور اللہ تعالیٰ سے گناہگاروں کی بھیک شاہانہ دربار سے بٹنے کی رات ہے۔ اور خوش قسمت اپنی اپنی جھولیاں بھولیں گے لیکن رحم ہیں۔ وہ بدقسمت جو گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں خصوصاً شراب نوشی اور دیگر منشیات سے اپنی اور مسلمانوں کی دنیا و آخرت کو تباہ کر رہے ہیں۔ اور بے رحم انسان جو مسلمانوں کے باہمی اتحاد کو پارہ پارہ کر کے کعبۃ اللہ سے زیادہ محترم مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگین کر کے اللہ کی رحمت سے محروم ہوتے ہیں۔

ضروری مسائل :- ۱۔ اس شب میں قبرستان میں جا کر اہل قبور کے لئے دعا مغفرت کرنا اور درس عبرت حاصل کرنا مستحب ہے البتہ خلاف شرع افعال اور مستحب کو فرض و واجب کا درجہ دینا زیادتی ہے۔

۲۔ اس رات ہندوں اور آتش پرستوں کی تقلید میں آتش بازی اور پٹاخوں اور چراغاں کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے جو غیر مسلم اقوام کی تقلید کر کے اپنا جانی، مالی اور ایمانی نقصان کیا جاتا ہے۔

۳۔ حلوہ کھانا اور کھلانا جب جی چاہے جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے البتہ شب برات کے ساتھ مخصوص کرنا بلا دلیل ہے۔ اور جن دلیلوں کا سہارا لے کر محض تسلی کی جاتی ہے۔ ان کا کوئی وجود نہیں ہے مثلاً حضرت اویس قرنیؓ نے اپنے دندان مبارک شہید کرائے تھے اور حلوہ تناول فرمایا تھا یا حضرت امیر حمزہؓ کو شہید کیا گیا تھا انہوں نے حلوہ تناول فرمایا۔ یہ دونوں واقعے ماہ شعبان میں نہیں ہوئے لہٰذا یہ عمل بلا دلیل ہے

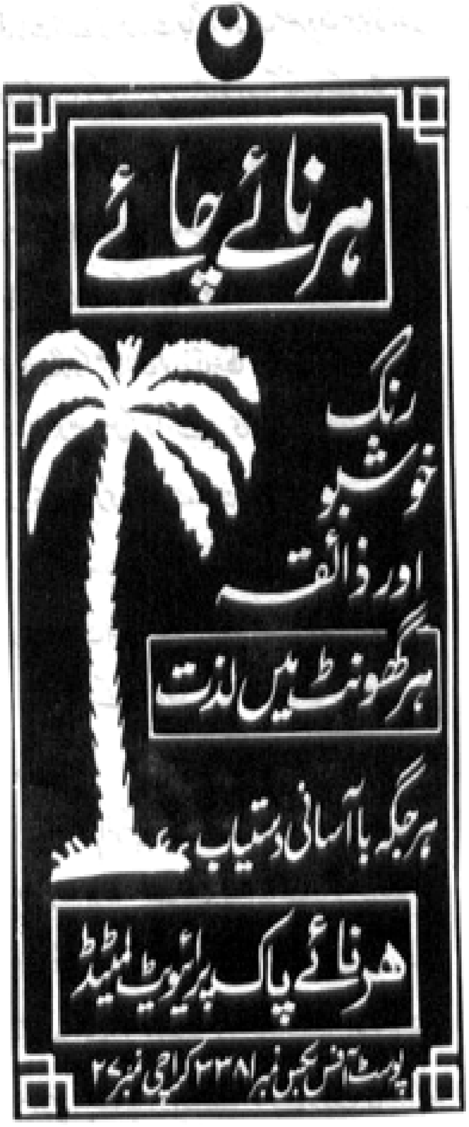

ایک محنت کش نوجوان کا عاشق ختم نبوت،

اللہ دتہ انجم دھنوٹ لودھراں

آج ایک اور ناقابل فراموش واقعہ ارسال کر رہا ہوں تاکہ جو لوگ مجلس تحفظ ختم نبوت کو کسی قسم کا فنڈ دیتے ہوئے کتراتے ہیں اُن کے لئے مشعل راہ بنے بندہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دھنوٹ کا ادنیٰ سا خادم ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک دن میں فنڈ جمع کرنے کی غرض سے نکلا اور ہر دکاندار یا ہر دوست سے مل کر فنڈ اکٹھا کر رہا تھا میں ایک دوست کے پاس پہنچا اور اسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے چندہ دینے کو کہا تو اس مسلمان بھائی نے انکار کر دیا کہ میں چندہ نہیں دوں گا کیونکہ مرزائی اُس کا دوست ہے اور یہ چندہ اُس مرزائی کے خلاف استعمال ہوگا جو وہ نہیں چاہتا تھا ماچیسر نے اُس مسلمان بھائی کو سمجھایا کہ یہ مرزائی ملک اور اسلام کے بہت بڑے دشمن ہیں وغیرہ وغیرہ ساتھ ہی فٹ پاتھ پر ایک اللہ کا محمد رفیق جو کہ جوتیوں کی مرمت و پالش کرتا ہے نے ہماری باتیں سنیں تو مجھے مبلغ پانچ روپے نکال کر دیئے اور کہنے لگا ابھی تک میرے پاس یہی پانچ روپے مزدوری کے اکٹھے ہوئے ہیں یہ لو اور مرزائیوں کے ناپاک عزائم کے خاتمہ کے لئے خرچ کرو اور کہنے لگا خدا کی قسم میری جان بھی حضور اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قربان کرنے کے لئے حاضر ہے۔ یقین کریں کہ خوشی سے میرے آنسو نکل پڑے کہ فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے ایک مزدور کے پاس اتنا جذبہ ایمانی اور کاروباری مسلمان پر افسوس ہوا صد افسوس مندرجہ بالا واقعہ شاید بھائیوں بھول سکوں اللہ تعالیٰ اُس مزدور بھائی کی دی ہوئی رقم کے بدلے اسے اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

مردے کو داہنی کروٹ پر لٹانا سنت ہے

سائل: اسعد حیات کنیڈا

س: مساجد میں عورتوں کے لئے اگر علیحدہ کمرہ رکھا جائے بعض حضرات انکار کرتے ہیں۔ عورتوں کی وجہ سے خرابیاں آتی ہیں، کیا کنیڈا امریکہ میں عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت ہو سکتی ہے۔

ج: عورتوں کا مساجد میں آنا فساد زمانہ کی وجہ سے مکروہ ہے۔

س: مُردے کا پورا چہرہ قبلہ رخ کرنا ضروری ہے۔

ج: مُردے کو داہنی کروٹ پر لٹا کر چہرہ قبلہ کی طرف کرنا مسنون ہے، اور چت لٹا کر صرف منہ قبلہ کی طرف موڑ دینا خلاف سنت ہے۔

س: امریکہ کنیڈا میں تمام لوگ عید شادی وغیرہ پر ملتے ہیں، مرد و عورت کا اختلاط کیا جائز ہے۔

ج: نامحرم مردوں عورتوں کا اختلاط کسی موقع پر بھی جائز نہیں۔

س: امریکہ اور کنیڈا میں عورتیں ۸ گھنٹہ کام پر جاتی ہیں، نامحرم کے ساتھ آنا جانا ہوتا ہے۔ شوہر بھی کام کرتا ہے مالدار گھرانے کی عورتیں بھی کام پر جاتی ہیں، کیا یہ جائز ہے؟

ج: بے پردگی اور نامحرموں کے ساتھ اختلاط جائز نہیں

س: لوگ مکان سودی قرضے دے کر خریدتے ہیں کیا یہ بوقت ضرورت جائز ہے۔

ج: سود کے لینے دینے کو شریعت نے بوقت ضرورت بھی جائز نہیں رکھا۔

س: ہمارے مسلمان بھائی فلم کی کیسٹ کرائے پر دیتے ہیں، ہمیشہ کا کاروبار کرتے ہیں، تھوڑی درخواست ہے کر رخصت حاصل کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے۔

ج: ان میں سے کوئی فعل بھی جائز نہیں۔

عقیقہ کے مسائل

سائل: محمد عنصر سندھو شہزادم

س: عقیقہ کا گوشت جس کا عقیقہ کیا جائے وہ اور اس کے والدین کھا سکتے ہیں؟

ج: عقیقہ کے گوشت کا حکم قربانی کے گوشت کا سا ہے، والدین بھی کھا سکتے ہیں۔

س: عقیقہ کرنے کی مدت اور میعاد کتنی ہوتی ہے؟ اور مدت یا میعاد کے بعد عقیقہ کیا جا سکتا ہے؟

ج: مسنون عقیقہ بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن ہے بعد میں اس کی حیثیت نفلی صدقہ کی ہے۔

س: عقیقہ اگر نہ کیا جائے تو اس کے اثرات اسلام کی روشنی میں گھر پر یا بچہ پر ہوتے ہیں؟

ج: گنجائش ہو تو عقیقہ کرنا چاہئے اس سے بچے کی بلا دور ہو جاتی ہے، گنجائش نہ ہو یا گنجائش ہو اور نہ کرے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔

زکوٰۃ کے چند مسائل

سائل: حافظ محمد اصغر سرگودھا

س: تین بھائی مشترکہ کاروبار میں قانوناً جائیداد کا حصہ رکھتے ہیں (جائیداد سے مراد مکان و دکان میں حصہ ہے) مگر پھر بھی سربراہ بڑا بھائی ہے۔ بھائی سب کے سب شادی شدہ ہیں کیا ان پر علیحدہ علیحدہ قربانی ضروری ہے یا سربراہ کے دینے سے ادا ہو جائے گی۔ جبکہ ان کے پاس علیحدہ علیحدہ سونا بھی اپنا ہو جس پر زکوٰۃ لازم ہے۔

ج: سب پر الگ الگ قربانی واجب ہے، جبکہ ان کی بیویوں میں سے جو صاحب نصاب ہوں ان پر الگ واجب ہے۔

س: اگر جائیداد میں قانوناً حصہ نہیں۔ کاروبار صرف مشترکہ ہے جس کا جو جی چاہے خرچ کر لیتا ہو تو پھر ایک کے دینے سے ادا ہو جائے گی یا علیحدہ علیحدہ۔

ج: اگر سب صاحب نصاب ہوں تو سب پر علیحدہ علیحدہ واجب ہے۔

س: اگر کوئی شخص قرض لے کر کوئی کاروبار کرتا ہے اور قربانی کے ایام میں اس کے پاس اتنے پیسے نہیں کہ وہ کرے جبکہ سونا اس کے پاس ہے، وہ بھی اتنا جس پر زکوٰۃ لازم ہے، قرض بھی اس نے ادا کرنا ہے کیا اس پر زکوٰۃ اور قربانی فرض ہے؟

ج: اگر گھر کے سونے کی مالیت اور جو مال تجارت اس کے پاس موجود ہے اس کی مالیت مجموعی طور پر قرض سے اتنی زیادہ کہ نصاب کو پہنچتی ہے تو اس پر زکوٰۃ بھی فرض ہے اور قربانی بھی لازم ہے اور اگر اتنی مالیت نہیں تو زکوٰۃ بھی فرض نہیں اور قربانی بھی لازم نہیں۔

س: اگر کوئی شخص سونا اپنے بچوں کے نام کر دے کیا اس پر زکوٰۃ لازم ہے جبکہ اس غریب کے پاس بچوں کو دینے کے لئے صرف یہی ایک پونجی ہو۔

ج: بچوں کے نام کر دینے کے بعد پھر اس پر اس شخص کا تصرف جائز نہ ہوگا، اور بچے جب تک نابالغ ہیں، ان کے مال میں زکوٰۃ نہیں۔ اور بالغ ہونے کے بعد جو صاحب نصاب ہو اس پر زکوٰۃ ہوگی۔

قادیانی سے دوستی

سائل: عمران الاسلام حسن آباد

س: میرے والد جن کا عقیقہ نہیں ہوا ہے اور ان کی عمر ۴۶ سال ہے کیا وہ اپنے نام کی قربانی کر سکتے ہیں یا نہیں۔

ج: آپ کے والد صاحب نصاب ہیں تو قربانی ان پر لازم ہے اور اگر صاحب نصاب نہیں تب بھی قربانی کر سکتے ہیں عقیقہ کا نہ ہونا قربانی سے مانع نہیں۔

س: کیا کسی قادیانی سے صرف اس وجہ سے دوستی جائز ہے کہ ہم اس کو حوالہ جات وغیرہ دے کر اسے اسلام کی جانب راغب کر کے اس کی آخرت سنوارنے کی کوشش کریں

ج: دوستی تو قادیانی سے جائز نہیں، البتہ اگر اس کی اصلاح ہو تو اس کو جہنم سے بچانے کے لیے اس کیساتھ مدارات جائز ہے اور اگر گفتگو سے اندازہ ہو کہ یہ ختم اللہ علیٰ قلوبہم کا مصداق ہے تو گفتگو بھی بند کر دی جائے اور ملاقات بھی۔

سیاہ خضاب کا استعمال

سائل: محمد سجاد دہاڑی

س: کیا سفید بالوں کی سفیدی کو چھپانے اور اپنے آپ کو کم عمر ظاہر کرنے کی خاطر جو لوگ بالوں میں کالا کولا یا خضاب وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں از روئے اسلام جائز ہے یا کہ نہیں!

ج: سیاہ خضاب کرنا راجح قول کے مطابق مکروہ تحریمی ہے

ایک مسئلے کی وضاحت

سائل: حبیب الرحمٰن کوئٹہ

س: مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۸ء تا ۶ اگست کا رسالہ ختم نبوت پڑھا۔ اس کے صفحہ نمبر ۱۲ پر "شرائط وجوب حج" کے سلسلے میں جو مسائل تحریر ہیں، ان میں آخری سے پہلا مسئلہ یہ تحریر ہے کہ "عورت پر حج فرض ہو اور محرم بھی ساتھ ہو تو شوہر کو روکنے کا اختیار ہے" حالانکہ دوسری کتابوں

باقی ص ۳۲ پر

ختم نبوۃ اور قادیانی وسوسے

ابو الحکیم مولانا ولی الدین فاضل قادیانیوں کے بہت بڑے مناظر تھے جو آج سے کافی عرصہ پہلے مسلمان ہو گئے تھے چونکہ وہ دل کے مریض تھے اس لئے کچھ عرصہ پہلے دل کے دورے سے وہ انتقال فرما گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ وفات سے پہلے انہوں نے رد قادیانیت پر یہ کتاب لکھی تھی جو مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد دکن انڈیا سے شائع ہوئی۔ جسے ہم ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل میں شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

تمام قوموں کی مذہبی اور تاریخی روایات متفق ہیں کہ نوع انسان کی ابتداء ایک ہی انسان سے ہوئی اور انسانوں کی موجودہ نسل دنیا میں جہاں کہیں پائی جاتی ہے وہ اسی آدم کی اولاد ہے جو اسی سلسلہ کی کڑیوں میں سے ایک ممتاز کڑی ہے جس کے ساتھ ایک نیا دور شروع ہوا اور جس کی جسمانی تشکیل اس حد تک ہو چکی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے حامل ہونے کے قابل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کے ذریعہ سے قصر نبوت کی بنیاد رکھی اور اسے اپنے کلام اور وحی کا شرف عطا فرمایا، جیسا کہ آیت:-

فتلقٰی آدم من ربہ کلمٰت فتاب علیہ (البقرہ ۳۷) یعنی پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لئے" شاہد ہے۔

جب آدم پر وحی کے نزول کا ذکر فرمایا تو بنی آدم کے لئے بھی قانون بتا دیا کہ ہر ایک انسان یا بنی آدم پر وحی کا نزول نہیں ہوگا۔ بلکہ ضرورت کے وقت موزوں اور منتخب انسانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت و رسالت آجایا کرے گی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون ۰ (الاعراف ۳۵)

اے بنی آدم اگر کبھی تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں میری آیات تم پر بیان کریں تو جو کوئی تقویٰ کرے اور اصلاح کرے ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

ابتداء میں بنی نوع انسان کے لئے اصول زندگی بالکل سادہ اور تعلیم نہایت آسان تھی۔ کیونکہ انسان ابھی تمدن کی پیچیدگیوں میں مبتلا نہ ہوا تھا، اور اس کے زندگی کے تمام معاملات نہایت سادہ تھے اور سب کی زندگی ایک ہی طرح کی تھی اور سب اپنی قدرتی سادگی پر قانع تھے۔ پھر رفتہ رفتہ انسان دنیا کے مختلف حصوں میں پھیل گئے، اور مختلف قومیں بن گئیں بعض لوگ اپنے باپ حضرت آدمؑ کے طریقہ پر چلتے رہے اور مرور زمانہ کی وجہ سے کئی ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے آبائی طریقے کو چھوڑ دیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ حتیٰ کہ نسل انسانی کی کثرت اور ضروریات معیشت کی وسعت سے طرح طرح کے اختلافات پیدا ہو گئے اور اختلافات نے تفرقہ و انقطاع اور بعد و نفا

کی صورت اختیار کرلی۔ ہر گروہ دوسرے گروہ سے نفرت کرنے لگا اور زبردست زیردست کے حقوق پامال کرنے لگا۔ جب یہ صورتحال پیدا ہوگئی تو ضروری ہوگیا کہ نوع انسان کی ہدایت اور عدل و صداقت کے قیام کے لئے کلام الٰہی کی روشنی نمودار ہو۔ چنانچہ یہ روشنی نمودار ہوئی اور خدا کے رسولوں کی دعوت و تبلیغ کا سلسلہ قائم ہوگیا۔

آغاز نبوت: فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ ۝ (البقرہ ۲۱۳)

اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ کتاب اتاری تاکہ لوگوں میں ان باتوں کا فیصلہ کرے جن میں وہ باہم اختلافات کرتے تھے:۔

اب اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں پیغمبر بھیجنے شروع کئے جو لوگوں کو راہ حق کی تعلیم دینے لگے۔ انہوں نے اپنی اپنی قوم کو بھولا ہوا سبق یاد دلایا، جاہلانہ رسموں کو توڑا خدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا طریقہ بتایا، اور صحیح قوانین بناکر ان کی پیروی کی ہدایت کی اور ان کی سمجھ اور ضرورت کے مطابق نہایت سادہ راہ حق کے طریقے بتائے اس وقت انسان کے لئے صرف اتنا جاننا ضروری تھا کہ ایک خدا ہے اور وہ سب کا خالق ہے اور انسان سب اس کے بندے ہیں اور مرنے کے بعد زندگی ہے جہاں اعمال کا بدلہ ملے گا، اور اعمال کے لئے نہایت سادہ اخلاقی اصول کافی تھے۔

شرعی قوانین میں اضافہ

جوں جوں انسانی دماغ ترقی کرتا گیا اور تمدن کی پیچیدگیاں بڑھتی گئیں ویسے ویسے شریعت کے قوانین میں اضافہ ہوتا گیا حتیٰ کہ آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ آگیا:۔

ولقد ارسلنا نوحاً الیٰ قومہ فقال یٰقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ افلا تتقون ۝ (المومنون)

اور ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا" سو اس نے کہا، اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے سوا معبود نہیں، تو کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کروگے۔

پھر فرمایا:۔ ثم ارسلنا رسلنا تترا ۝ (المومنون)

یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آگیا:۔

وابراھیم اذ قال لقومہ اعبدوا اللہ واتقوہ ۝ (العنکبوت ۱۶)

اور ابراہیمؑ کو بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا اللہ کی عبادت کرو اور اس کا تقویٰ کرو۔

پھر نبوت کے سلسلے کو جاری کرتے ہوئے فرمایا،

ووھبنا لہ اسحاق ویعقوب وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ والکتب ۝ (العنکبوت، ۲۷)

اور ہم نے اسے اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب جاری کی،

پھر ایک اور مقام پر فرمایا:

ولقد ارسلنا نوحاً وابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتب ۝ (الحدید ۲۶)

اور ہم نے نوحؑ اور ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا اور ان کی نسل میں نبوت اور کتاب کے سلسلے کو جاری رکھا۔

غرض قوموں کی اصلاح کیلئے وقتاً فوقتاً انبیاء مبعوث ہوتے رہے اور وحی نبوت کا سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ آگیا:۔

ولقد اٰتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل (البقرہ ۸۷)،

اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور اس کے بعد ہم نے پے درپے رسول بھیجے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تقریباً چودہ سو سال تک مختلف ملکوں اور قوموں کی طرف انبیاء آتے رہے تاکہ ہر قوم کو الگ الگ تعلیم و ہدایت دیں آہستہ آہستہ غلط خیالات کو مٹا کر صحیح خیالات پھیلائیں۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ آگیا۔

وقفینا بعیسی ابن مریم واٰتینٰہ الانجیل ویعلمہ الکتب والحکمۃ والتورٰۃ والانجیل ورسولاً الیٰ بنی اسرآئیل ۝ (آل عمران ۴۸)

اور سب سے پیچھے عیسیٰ ابن مریمؑ کو بھیجا اور اسے انجیل دی اور وہ اسے کتاب و حکمت اور تورات و انجیل سکھائے گا اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا۔

حضرت عیسیٰؑ کے بعد صرف ایک رسولؐ کی بشارت

مندرجہ بالا آیات سے آپ بخوبی سمجھ گیا ہوگا کہ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبروں کے بعد انبیاء و رسل کا جو سلسلہ جاری وساری رہا اور انبیاء آتے رہے، قرآن مجید نے اسے کہیں ثم ارسلنا رسلنا تترا اور کہیں وقفینا من بعدہ بالرسل کے فقرات سے واضح کیا ہے، لیکن آپ سارا قرآن مجید پڑھ جائیں اور بنظر عمیق اس کا مطالعہ کریں آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اس قسم کا ایک فقرہ بھی نہیں ملے گا، ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف ایک عظیم الشان نبی کا نام لے کر دنیا کو بشارت دیتے ہیں کہ میرے بعد صرف ایک نبی مبعوث ہوگا جس کا اسم گرامی اَحْمَدُ ہوگا (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

واذ قال عیسی ابن مریم یٰبنی اسرآئیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من التورٰۃ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (الصف ۶)

اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اس کی تصدیق کرتا ہوا

جو میرے سامنے تورات ہے ایک اور رسول کی خوشخبری
دیتا ہوا جو میرے بعد آئیگا اس کا نام احمد ہے۔
آخر وہ وقت آیا جب نفوس انسانی مختلف انبیاء
کی تعلیم سے اس قابل ہو چکے تھے کہ اب وہ آخری اور جامع
تعلیم پائیں اور اپنے انتہائی کمال کو پہنچیں اور اس قصر نبوت
کی تکمیل ہو جس کی بنا حضرت آدم صفی اللہ نے ڈالی تھی،
اب تقریباً حضرت عیسیٰؑ کی بشارت کو چھ سو سال
گزرے تھے کہ

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

اس عظیم الشان رسولؐ نے مبعوث ہوتے ہی
دنیا کو ان الفاظ سے خطاب فرمایا: یا ایھا الناس
انی رسول اللہ الیکم جمیعا (الاعراف ۱۵۸)
(اے لوگو میں تم سب کی طرف سے اللہ کا رسول ہوں)

ختم نبوت از روئے قرآن مجید

اس نبوت کو جس کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام
سے ہوئی قرآن کریم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان
الفاظ میں اس کو ختم کر دیا،

ماکان محمد ابا احد من
رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم
النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما ہ
(الاحزاب ۴۰)

محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں
لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں،
اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔
دنیا میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی جو غرض تھی وہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس و مطہر ذات
میں اپنے کمال کو پہنچ کر پوری ہو گئی: اور جب غرض پوری ہو گئی
تو اس کے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہ رہی۔

الیوم اکملت لکم دینکم
و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام
دینا (المائدہ ۳)

آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا
اور تمہارا دین اسلام ہونے پر راضی ہوں،
چونکہ نبی کی ضرورت دنیا میں تکمیل انسانی کے کسی نئے
پہلو کو واضح کرنے کے لئے ہوتی تھی، اور قرآن مجید نے تکمیل انسانی
کے تمام پہلوؤں کو کمال تک پہنچا دیا اسی لئے کسی نبی کی
ضرورت بھی نہ رہی۔

عہد کا بوجھ

قرآن مجید ختم نبوت کے مسئلہ کو ایک اور رنگ میں بیان
کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء اور ان کی امتوں سے یہ عہد
لیا کہ جب وہ عظیم الشان رسول آئے تو اس پر ایمان لانا اور
اس کی مدد کرنا۔ اور کہا گیا تھا کہ:

أأقررتم واخذتم على
ذالکم اصری (آل عمران ۸۱)

کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میرے عہد کا بوجھ
اٹھا لیتے ہو؟

قالوا اقررنا :-

انہوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں۔
یہ اقرار اور وہ بوجھ جو ابتدائے آفرینش سے ان پر چلا
آرہا تھا آپؐ نے اتار دیا۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔

ویضع عنهم اصرهم (الاعراف ۱۵۷)

اور (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے ان کا بوجھ اتارتا ہے۔
یہ عہد کا بوجھ سب اقوام کے سر پر رہا۔ حضور
علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت پر جو ایمان لائے ان سے یہ
بوجھ اتر گیا، آپؐ کے بعد کسی اور نبی پر ایمان لانے کا بوجھ
قرآن مجید نے ہم پر نہیں ڈالا جب کوئی اور نبی آکر اتارے
بلکہ یہی دعا سکھلائی کہ

ربنا ولا تحمل علینا اصرا
کما حملته على الذين من قبلنا (البقرہ ۲۸۶)

اے ہمارے رب ہم پر بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ان پر ڈالا
جو ہم سے پہلے تھے۔

اُمتِ مسلمہ کا گواہ

مسئلہ ختم نبوت کو قرآن مجید ایک اور انداز سے
یوں بیان کرتا ہے:-

فکیف اذا جئنا من کل امۃ
بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا
(النساء ۴۱)

پھر کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے
اور تجھ کو ہم ان پر گواہ بنا کر لائیں گے۔
تو گویا اس اُمت کے گواہ قیامت کے دن صرف
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں گے۔ دوسری جگہ ارشاد
فرمایا:-

لیکون الرسول شھیدا علیکم
وتکونوا شھداء علی الناس ہ

تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا گواہ ہو اور
تم لوگوں کے گواہ ہو۔ (الحج ۷۸)
ہر نبی اپنی امت کا گواہ ہوتا ہے اور اُمت مسلمہ
کے گواہ صرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر اس امت
میں کوئی اور نبی پیدا ہونا ہوتا تو یقیناً قیامت کے دن اس
امت پر کوئی اور گواہ ہوتا اس سے ثابت ہوا کہ اس امت کا
صرف وہی گواہ ہے۔ جو خاتم النبیین ہے ولا غیر،
غرض قرآن مجید میں اس موضوع پر کئی اور آیات
بھی ہیں لیکن طوالت کے خوف سے انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے،

ختم نبوت از روئے احادیث

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

کلما ھلک نبی خلفه نبی
وانه لا نبی بعدی ، (صحیح بخاری)

(مجھ) سے پہلے، جب ایک نبی گزر جاتا تو اس کے
بعد دوسرا نبی آجاتا، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
ایک اور حدیث میں ہے۔ (حضرت ابوذر فرماتے ہیں)

قال رسول اللہ صلعم یا اباذر

باقی صفحہ پر

قصہ ایک پرانے مناظرہ کا

قادیانی زندیقوں کا عبرتناک فرار

از محمد حنیف ندیم

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جب حضرت مہدی تشریف لائیں گے تو آسمان سے آواز آئیگی **هٰذا خليفة الله المهدى**، یہ روایت بخاری شریف میں موجود ہے۔ مولوی اللہ وسایا نے دعویٰ کیا کہ یہ روایت ساری بخاری میں موجود نہیں ہے، مرزا غلام احمد نے امام بخاریؒ پر جھوٹ بولا ہے۔

(۴) مولوی اللہ وسایا نے کہا کہ مرزائیوں کی اپنی جماعت کے رسالہ میں چھپا ہوا موجود ہے کہ مرزا غلام احمد کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے۔

ان ہر چہار حوالہ جات کو ثابت کرنا مولوی اللہ وسایا کے ذمہ ہے، یہ مندرجہ عبارتیں ان کے لٹریچر میں موجود ہیں۔ اس لٹریچر کو، کتب کو ساتھ لانا بھی مولوی اللہ وسایا کے ذمہ ہے۔ رانا بشارت احمد نے اعلان کیا کہ اگر مجھے یہ حوالہ جات دکھائے جائیں تو میں احمدیت کو چھوڑ کر مرزا غلام احمد کے جھوٹے ہونے کا اعلان کر دوں گا۔ اگر فریقین میں سے کوئی (یعنی اللہ وسایا یا رانا بشارت احمد) نہ آئے تو اس فریق کی شکست تصور ہوگی اور وہ دوسرے فریق کو پانچ صد روپیہ دینے کے پابند ہوں گے۔

یہ حوالہ جات مسجد لاری اڈہ چک عبداللہ ضلع بہاولنگر میں مورخہ ۹ مارچ ۱۹۸۰ء بروز پیر بوقت ۲ بجے دن بعد از ظہر پیش ہوں گے۔ یہ حوالہ جات جناب ماسٹر شفیق احمد انصاری ولد حاجی محمد بخش انصاری ماسٹر ہائی اسکول چک سرکاری کو دکھائے جائیں گے، وہ پڑھ کر فیصلہ دیں گے کہ یہ حوالہ جات صحیح ہیں یا نہیں۔ ان کا فیصلہ ہر دو کے لئے قابل قبول ہوگا۔

العبد اللہ وسایا بقلم خود

العبد بشارت احمد رانا بقلم خود

گواہ شد	گواہ شد
مولانا شہاب الدین چک متعدد	(مولانا) فیض احمد

گواہ شد	گواہ شد
محمد بشیر	شفیق احمد
انتظار۔ انتظار۔ انتظار۔	

اس تحریر کے بعد فریقین پر لطف اور خوشگوار محفل سے فارغ ہوئے۔ رانا صاحب اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش، مولانا فیض احمد، مولانا عبدالغفور نے احباب کے ہمراہ نماز پڑھی۔ مولانا شہاب الدین نے نماز پڑھائی۔ اس تحریر و کامیابی پر تمام ساتھیوں کے دل مسرت سے اچھل رہے تھے۔ وہ خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے احقاق حق و ابطال باطل کے لئے موقع فراہم فرمایا ہے۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش نے تمام احباب سے اجازت لی۔ ۹ مارچ کو آنے کا وعدہ کیا اور چشتیاں، ملتان کے سفر پر روانہ ہوگئے، اب کیا تھا پورے ضلع بہاولنگر میں ۹ مارچ کا انتظار ہونے لگا۔ تمام مدارس و مساجد میں ۹ مارچ کو ہونے والے مناظرہ کے تذکرے ہونے لگے، اس خبر کو سن کر پورے ضلع کے مجاہدین ختم نبوت چک عبداللہ پہنچنے کے لئے انتظار کی گھڑیاں کو گننے لگ گئے۔

آج ۹ مارچ ہے

اللہ رب العزت نے فضل فرمایا۔ ۹ مارچ ۱۹۸۰ء آیا، بہاولنگر سے مولانا فیض احمد، مولانا عبدالحفیظ، مولانا قاری عبدالغفور، مولانا سید بشیر حسین شاہ، مولانا قاری شریف احمد مجاہد ختم نبوت صابر علی، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد امیر جھنگوی عظیم الشان قافلہ کی قیادت کرتے ہوئے تشریف لائے فقیر والی، منچن آباد، ہارون آباد، چشتیاں سے قافلے آرہے ہیں، وہاں کے جید علماء کرام قیادت فرما رہے ہیں آج ۹ مارچ ہے، صبح دس بجے ہی لاری اڈہ مسجد شرک بر انسانوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہیں، ضلع بھر سے پیام ساتھ علماء کرام کی تشریف آوری سے عوام دل کی گہرائیوں سے تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا رہے ہیں۔ لوگ وجد میں آکر اللہ اکبر کی صدا بلند کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے نام کے جلال سے در و دیوار کانپ اٹھتے ہیں۔ یہ دیکھو کون ہیں انہیں مولانا فیض احمد بہاولنگری کہا جاتا ہے۔ یہ مجلس بہاولنگر کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ تقریر کے لئے تشریف لاتے ہیں، دو گھنٹے خطاب فرماتے ہیں ان کے بعد باری باری ضلع بھر کے علماء کرام تشریف لاتے ہیں۔ عوام موقع بموقع زندہ باد کے ایمان پرور نعروں سے مجمع کو سراپا خلد بنا دیتے ہیں۔

مبلغین ختم نبوت کی آمد

عوام کی نظریں چشتیاں سے آنے والی بسوں پر لگی ہیں، آج وہاں سے اکے محبوب مبلغین نے تشریف لانا ہے۔ اسی اثنا میں یکدم بس رکتی ہے۔ نظریں اٹھتی ہیں، مبلغین کے چہروں پر پڑتی ہیں زندہ باد کے فلک شگاف نعرے شروع ہو جاتے ہیں۔ مناظ

ختم نبوت مولانا اللہ وسایا بس سے اپنے احباب سمیت اترتے ہی مسجد تشریف لے جا کر اعلان فرماتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھی خطیب اسلام مولانا خدا بخش، مبلغ اسلام مولانا قاضی اللہ یار خاں اور خطیب اہل سنت مولانا قاری عبد السلام اس مسجد میں چار بجے تک اعتکاف کی نیت سے قیام کریں گے۔ مولانا نے فرمایا ظہر کی نماز پڑھیے۔ نماز پڑھی جا رہی ہے، مسجد کا اندر باہر کا صحن بھرا ہوا ہے۔ گلیوں میں شمالاً جنوباً دونوں سائیڈوں پہ سڑک کی جانب صفیں ہی صفیں۔ نماز سے فارغ ہوئے، مولانا قاری عبد الغفور کی صدارت کا اعلان کیا جاتا ہے۔

حضرت مولانا ولی محمد صاحب نے فرمایا: میں آج سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام کی آمد کا خیر مقدم کرتا ہوں، میرے پیر قطب الاقطاب حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ختم نبوت کا کام کرنے والی جماعت کے تمام مبلغین اور کارکن بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

مولانا قاضی اللہ یار خاں: اپنی آمد کی غرض و غایت قادیانیوں کی اسلام دشمنی کی تفصیلات بیان کرتے ہیں۔

مولانا خدا بخش شجاع آبادی: ربوہ شہر میں مسجد محمدیہ کے خطیب مولانا خدا بخش شجاع آبادی اپنے ایمان پرور خطاب سے لوگوں کے دلوں میں جذبۂ عشق رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرتے ہیں۔ عوام سامعین زار و قطار رو رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے دن رات کام کرنے کا عہد کر رہے ہیں۔

مولانا قاری عبد السلام جاصلپوری: یہ تنظیم اہل سنت کے مایہ ناز خطیب و رہنما اور مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے مجاہد و بہادر عالم دین ہیں۔ خطبہ پڑھتے ہی اپنی گرجدار آواز سے لوگوں کے دلوں پہ جادو کر دیتے ہیں۔ آپ کے جہاد آفریں بیان پر تیر لگ جاتے ہیں۔ یہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایثار و خلوص، محنت و دیانت کی مثالیں دے کر لوگوں کو سمجھا رہے ہیں کہ دیکھئے آج کے دور میں جب تبلیغ مہنگی ہے، فقط ایک جماعت یہ ہے جہاں ضرورت پڑے اپنے جماعتی خرچ پر مبلغین و مناظرین کا اہتمام کرتی ہے، مجلس کا نہ صرف کراچی سے پشاور تک بلکہ پوری دنیا میں وعظ و تبلیغ لٹریچر و نشر و اشاعت کا مربوط نظام ہے۔

مناظر ختم نبوت مولانا اللہ وسایا: تین بج گئے ہیں۔ مولانا اللہ وسایا نعروں کی گونج میں سٹیج پر تشریف لاتے ہیں۔ قادیانیوں کا لٹریچر میز پر سلیقہ سے رکھا ہے۔ آپ مجاہد اسلام کی حیثیت سے کھڑے ہیں، گھڑی پر نظر ہے، پوچھتے ہیں کیا ٹائم ہے۔ آوازیں آتی ہیں تین بج گئے ہیں۔ فرمایا: رانا بشارت احمد کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ معززین ثالث کو لے کر آنے کے لئے گئے ہیں۔ آپ مسکرا کر ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ آج کے دن رانا بشارت احمد تو در کنار کوئی قادیانی ماں کا لال میرے سامنے نہیں آئے گا۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

لوگ مولانا اللہ وسایا زندہ باد، اسلام زندہ باد، مبلغین ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کرتے ہیں۔ حضرت مولانا خدا بخش اٹھتے ہیں۔ اعلان کرتے ہیں کہ رانا بشارت احمد کے آنے تک میں اپنے بھائی مولانا اللہ وسایا کو حکم دیتا ہوں کہ وہ تقریر شروع کر دیں، بیان جاری رکھیں، جب رانا صاحب آ جائیں گے تو گفتگو شروع ہو جائے گی، ٹھیک ہے ٹھیک ہے کی مجمع سے آوازیں آتی ہیں، مولانا اللہ وسایا تقریر شروع کرتے ہیں۔ ساڑھے تین بجے سے پانچ بجے شام تک مولانا کی تقریر جاری رہتی ہے، مولانا کی تقریر کیا تھی، معلومات کا خزینہ تھی۔ حضور سرور دو عالم کا ذکر ہوتا، لوگ جھوم اٹھتے، صحابہ کرام کا ذکر آتا، عوام بھڑک اٹھتے، اہل بیت کا ذکر آتا تو عوام میں محبت کی لہر دوڑ جاتی ہے، قادیانیوں کے عقائد و نظریات کا پوسٹ مارٹم ہوتا تو لوگ ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے مرزائیت مردہ باد کے نعروں سے در و دیوار گونج اٹھتے۔ ابھی دیکھو وہ ایک دیوانہ اٹھا ہے، چشم پرنم سے کہتا ہے لوگو! ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ زور سے لگاؤ، مجھے اس نعرے سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی و شفاعت کا استحقاق نظر آتا ہے۔ نعرہ لگاؤ، محمد مدینے پہنچے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پہنچے۔ حضور علیہ السلام سن کر خوش ہوں کہ آج میرے نام لیوا ایک عبد اللہ میں میرے ختم نبوت کے دشمنوں کے مقابلہ میں آ گئے ہیں۔ اب دیکھو ختم نبوت زندہ باد، امیر شریعت زندہ باد، قاضی مرحوم زندہ باد، مجاہد ملت حضرت جالندھری زندہ باد، مناظر اسلام مولانا لال حسین زندہ باد، فاتح قادیان مولانا محمد حیات زندہ باد، شیخ الاسلام حضرت بنوری زندہ باد، پیر طریقت مولانا خان محمد زندہ باد، مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود زندہ باد، مولانا قاضی اللہ یار زندہ باد، مولانا خدا بخش زندہ باد، اسلام زندہ باد، پاکستان زندہ باد کے ایمان پرور نعروں سے فضا گونج اٹھتی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ آج کی اس تقریب پر فرشتے بھی رشک کر رہے ہوں گے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے کس طرح آپ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں آئے ہوئے ہیں۔

ٹیپ ریکارڈر لگی ہوئی ہیں، مولانا اللہ وسایا تسلسل سے حوالہ پر حوالہ دیئے جا رہے ہیں۔ سی آئی ڈی والے کارروائی لکھ رہے ہیں۔ مولانا کی ایمان افروز تقریر کا سلسلہ جاری ہے۔ پونے پانچ بجے کو ہیں۔ اطلاع ملتی ہے کہ رانا بشارت احمد اور مرزائیوں نے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب کیا ہے زندہ باد، مردہ باد کے فلک شگاف ایمان پرور، جہاد آفریں، حقائق افروز نعرے لگ رہے ہیں۔ مولانا اللہ وسایا لوگوں کو منفی نعروں سے روک رہے ہیں۔ ملک عزیز کی سلامتی و استحکام اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے دعا کی اپیل کر رہے ہیں، علماء کرام مولانا کو مبارکباد پیش کر رہے ہیں۔ مولانا قاضی اللہ یار، مولانا خدا بخش، قاری عبد السلام، قاری عبد الغفور، مولانا فیض احمد کے چہرے عوام کی طرح خوشی سے دمک اٹھتے ہیں ایک

دوسرے کو خوشی سے گلے مل رہے ہیں۔

مولانا اللہ وسایا اس کامیابی پر اللہ رب العزت کے حضور سر جھکائے کھڑے ہیں۔ آپ کی آواز رندھ گئی ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ لوگ خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔

مولانا اللہ وسایا نے سر اٹھایا اور اعلان فرمایا

حضرات! خوش نصیبی کی بات ہے کہ اس اجلاس میں میرے اور رانا بشارت احمد کے متفقہ ثالث جناب ماسٹر شفیق انصاری تشریف فرما ہیں۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ سٹیج پر تشریف لائیں۔ حوالہ جات دیکھیں اور فیصلہ لکھ کر دے دیں۔ ماشاء اللہ ٹھیک ہے ٹھیک ہے کی آوازیں، زندہ باد کی صداؤں میں ماسٹر شفیق احمد صاحب تشریف لاتے ہیں، مولانا اللہ وسایا تحریر پڑھ کر سناتے ہیں، پھر حسب تحریر حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ خدا گواہ ہے ایک ایک حوالہ پر جب ماسٹر شفیق احمد صاحب ٹھیک ہے صحیح ہے کا اعلان کرتے تو لوگوں کے جذبہ ایمانی حرارت کی کیا کیفیت ہوتی وہ بیان سے باہر ہے۔ وہ میری پوری ہمت کے باوجود بھی تحریر سے باہر ہے۔ وہ منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ مولانا پہلا حوالہ نکالتے ہیں ماسٹر صاحب لیجئے یہ مرزائیوں کا اخبار الفضل ہے۔ قادیان سے چھپا ہے۔ تاریخ اشاعت ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء ہے۔ صفحہ نمبر ۹ پر مرزا قادیانی کا مکتوب ہے کہ نعوذ باللہ حضور علیہ السلام سور کی چربی استعمال کیا کرتے تھے۔ ماسٹر صاحب آبدیدہ ہو کر اعلان کرتے ہیں لوگو حوالہ صحیح ہے واقعی لکھا ہے، پڑھ کر سناتے ہیں۔ لوگ مرزا قادیانی پر لعنت لعنت کی آوازیں کستے ہیں، مولانا اللہ وسایا روک رہے ہیں، مولانا پھر دوسرا اخبار اٹھاتے ہیں حوالہ نکالتے ہیں... لیجئے ماسٹر صاحب یہ اخبار بدر ہے قادیان سے چھپا ہے۔ تاریخ اشاعت ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء ہے اس کے صفحہ ۱۴ پر نظم ہے۔ یہ اس کے شعر ہیں پڑھ کر سنائیں۔ ماسٹر صاحب رسالہ لیتے ہیں، حوالہ پڑھ کر سناتے ہیں ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

لوگو! حوالہ صحیح ہے۔ مولانا اللہ وسایا صاحب مرزا غلام احمد کی کتاب شہادۃ القرآن اٹھاتے ہیں۔ صفحہ ۴۱ کھول کر ماسٹر صاحب کو دکھاتے ہیں کہ یہ کتاب ربوہ کی چھپی مرزائی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں جس حدیث کا تذکرہ ہے وہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی والی حدیث ساری بخاری شریف میں موجود نہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ میں ہر اس قادیانی کو دس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہوں جو بخاری شریف سے یہ روایت مجھے دکھا دیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کے تمام قادیانی دس دفعہ ماں کے پیٹ سے بھی نکل کر آئیں تو پھر بھی میرے اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکتے .... لیجئے ماسٹر صاحب یہ چوتھا آخری حوالہ ہے۔ اخبار الفضل ہے قادیان کا چھپا ہوا۔ تاریخ اشاعت ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء ہے، اس کے صفحہ ۶ پر مرزا محمود کے ایک مرید کا خط موجود ہے جو یہ لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کبھی کبھی زنا بھی کر لیا کرتے تھے۔ ماسٹر صاحب نے چوتھا اور آخری حوالہ پڑھا، لوگ مولانا اللہ وسایا زندہ باد کے نعرے لگا رہے ہیں۔ ماسٹر صاحب اعلان کرتے ہیں:-

حضرات! آپ انتظار کریں۔ میں فیصلہ کا اعلان کرتا ہوں کاغذ، قلم لا کر سامنے رکھ دیا جاتا ہے۔ ماسٹر صاحب موصوف درج ذیل فیصلہ فرماتے ہیں:-

اہل اسلام کی فتح اور قادیانیوں کی ذلت آمیز شکست کا اعلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج ۹ مارچ ۱۹۸۱ء بروز پیر تین بجے دن مسجد لاری اڈا چک عبد اللہ ضلع بہاولنگر میں حسب تحریر وعدہ مولانا اللہ وسایا مبلغ ختم نبوت ربوہ۔ مولانا خدا بخش مولانا قاضی اللہ یار خان مبلغین ختم نبوت کتابیں لے کر تشریف لائے۔ مگر رانا بشارت احمد (فریق ثانی) مرزائی وعدہ تحریر کے باوجود نہ آئے، مولانا اللہ وسایا نے سینکڑوں مسلمانوں کی موجودگی میں چہار حوالہ جات دکھائے، میں نے ان کو تمام مسلمانوں کی موجودگی میں پڑھا، حوالہ جات صحیح ہیں، مبلغین ختم نبوت کا موقف صحیح ہے، رانا بشارت احمد نہ آنے کی وجہ سے پانچ صد روپیہ مبلغین ختم نبوت کو ادا کرے اور اپنے سابقہ وعدہ و تحریر کی بنا پر مرزائی مذہب سے بھی تائب ہو جائے، بہرحال مبلغین ختم نبوت کا موقف صحیح ہے۔ میں ان کی فتح اور رانا بشارت احمد کی شکست کا اعلان کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ مبلغین ختم نبوت اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی ان مساعی کو قبول کرے۔

دستخط ثالث
شفیق احمد انصاری بقلم خود

۸۱-۳-۹ / ۵ بجے شام پچیس تیس گواہوں نے دستخط کئے۔

باقی آئندہ

بقیہ: صلہ رحمی

اس کو معاف کریں اور جو آپ کو اپنی عطا سے محروم رکھے اس کو عطا فرمائیں، اور جو آپ سے تعلقات توڑے اس سے تعلقات جوڑیں۔

ایک اور حدیث میں اس واقعہ کے بعد یہ بھی ہے کہ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ میں تم کو دنیا اور آخرت کے بہترین اخلاق بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کرو، جو تمہیں اپنی عطا سے محروم رکھے اس کو عطا کرو، جو تم سے تعلقات توڑے اس سے صلہ رحمی کرو۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اولین اور آخرین کے بہترین اخلاق بتاؤں۔ میں نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جو تمہیں اپنی عطا سے محروم رکھے اس کو عطا کرو، جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کرو، اور جو تم سے قرابت کے تعلقات توڑے اس کے ساتھ تعلقات جوڑو۔

بزمِ ختم نبوت

ان کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے

امام الدین عثمانی جلال پور پیر والہ۔

بندہ ناچیز ختم نبوت کا ہر ہفتہ وار رسالہ پڑھتا ہے اور مجھے بہت ہی پسند ہے۔ اب میں نے خود اپنا رسالہ ہفتہ وار منگوانا شروع کر دیا مرزائی ہمارے علاقے میں ہی نہیں جو کہ میں ان کی تردید کروں بہر حال رسالہ پڑھتے پڑھتے مجھے یقین ہو گیا کہ بالکل ان کی تردید بلکہ ان کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے۔

امریکہ، افریقہ اور ملائشیا وغیرہ میں اس فتنہ کا تار و پود بکھیر رہی ہے۔ اور مرزائیوں کی ناپاک سازشوں، مذموم حرکتوں، اسلام دشمن ریشہ دوانیوں اور جارحانہ اقدامات کے خلاف تعاقب جاری رکھیں یہاں تک کہ مرزائیت کی متعفن لاش پیوند خاک نہ ہو جائے۔

پیارا پیارا رسالہ

حافظ محمد یونس ججھو بھریا روڈ

آپ کا ہمارا اور تمام مسلمانوں کا پیارا پیارا رسالہ ختم نبوت ملتا رہتا ہے۔ مجھے اور سب طلبہ کو اس کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ رسالہ جس خوب صورتی سے قادیانیوں کی جڑیں اکھاڑ رہا ہے قابل تحسین ہے۔

اس کتاب پر پابندی لگایئے

منور حسین چنیوٹی شیر شاہ کراچی

میں ختم نبوت کے پرچے کا ہر ہفتے مطالعہ کرتا ہوں پڑھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے آج جنگ اخبار میں پڑھا ہے کہ ڈاکٹر عبد السلام قادیانی کی زندگی پر کتاب شائع ہوئی ہے پڑھ کر بڑا دکھ ہوا ہے کہ ہمارا تو خیال ہے کہ اس کتاب پر پابندی لگنی چاہیئے

سورینام میں ایک ڈاکٹر مع اپنے ایک سو ایک ساتھیوں کے مسلمان ہو گیا

سورینام میں مولانا رفیق احمد کا مکتوب

محترم المقام حضرت باوا صاحب اور دیگر متعلقین زادکم اللہ علماً و شرفاً و علاً

بندہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہے اور آپ کی خیریت کا باری تعالیٰ سے ہر وقت طالب ہے۔ آپ کا رسالہ ختم نبوت مجھے تین سال سے برابر مل رہا ہے۔ عیاں راچہ بیاں، اس رسالہ کی صورت اور سیرت دونوں ہی بہت خوب ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو کملی والے کی سیرت سے سرفراز فرما کر اس رسالہ سے قادیانیوں کو پاش پاش فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اور ترقیات سے مالا مال فرمائے۔

دیگر عرض یہ ہے کہ ہمارے ملک میں اس وقت باہر رقم بھیجنے میں کافی مشکلات ہیں۔ اس لئے میں اس وقت رقم بھیجنے سے معذور ہوں، انشاء اللہ کوئی سبیل ہاتھ آئے گی تو ضرور رقم ارسال کروں گا۔ میں اس وقت قادیانی ٹولے سے زبردست مقابلہ کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۹ سال کے عرصہ میں لوگ کافی تعداد میں راہ راست پر آ گئے ہیں، حال ہی میں ایک ڈاکٹر ۱۰۱ آدمی کے ساتھ میرے ہاتھ پر توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو گیا ہے، اور قادیانی ٹولہ سے مکمل براءت ظاہر کر چکا ہے، آپ کی دعاؤں کی خاص ضرورت ہے میں ہندوستان کا گجراتی ہوں، انشاء اللہ حق یہاں پر بھی غالب ہو رہا ہے، قادیانی دونوں گروپ اس وقت بہت مذبذب ہیں۔ آپ حضرات سے دعاؤں کی درخواست ہے، خاص کر مولانا خان محمد شیخ المشائخ سے خاص دعاؤں کی

قادیانیت کا تعاقب جاری رکھا جائے

رانا خالد علی بی ایس سی جھنگ

ہفت روزہ ختم نبوت کو پڑھنے کا موقع ملا۔ اس قدر سنجیدہ، معیاری اور بے باک رسالہ کے اجراء پر مبارکباد قبول فرمایئے میں یہ بات بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت عالمگیر سطح پر اتحاد امت اور احیائے اسلام کے عظیم نصب العین کے حصول کے لئے ہر سطح پر سرگرم عمل ہے مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام کے عالمی غلبہ اور قرآن و سنت کی بالادستی کے لئے محرک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکمرانوں کی جانبدارانہ پالیسی کے باوجود لادینی اور الحادی تحریک کی سیاہ کاریوں کو عیاں کر کے عالم اسلام کو عصر حاضر کی باطل طاغوتی، استحصالی اور استعماری طاقتوں کے خلاف بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

الحمد للہ! مجلس تحفظ ختم نبوت جو اس وقت تک یورپ

قانون احترام قرآن

فقیر عبدالواحد بیگ المرحوم پنیر محلہ سادات ملتان

دانشوران پاکستان اور قانونی ساز اداروں کی خصوصی توجہ کے لئے ایک نہایت ہی ضروری گزارش ہے کہ انگریز کے متروکہ اور مروجہ عدالتی نظام کے تحت اکثر حلف برقرآن کی صورت میں دیدہ دانستہ قرآن کریم کی بے حرمتی کا ارتکاب کرایا جاتا ہے۔ علماء سے حلف کی شرعی حیثیت اور صحیح طریقہ معلوم کر کے ایویڈنس ایکٹ میں فوری اور مناسب ترمیم شامل کرائی جائے جاہل خود غرض اور وقتی ضرورت کے تحت جھوٹے حلف بردار افراد کے لئے عبرتناک شرعی سزا کی دفعہ درج کرائی جائے معتبر گواہوں دستاویزی ثبوت اور دیگر شواہد کی موجودگی میں حلف برقرآن کی ہرگز اجازت نہ دی جائے معزز وکلا اور متعلقہ جج صاحبان کو پابند کیا جائے کہ مدعی اور مدعا علیہ سے مروجہ حلف برقرآن لے کر احترام قرآن کو مجروح نہ کیا جائے۔ وکلاء اور جج صاحبان کے لئے علوم شریعہ سے واقفیت لازمی قرار دی جائے۔ غیر شرعی قوانین پر عمل پیرا ہو کر اسلام کی رسوائی کا گناہ مول نہ لیا جائے۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا مگر افسوس ہے کہ چالیس سال سے اسلام کی ہر سطح پر خلاف ورزی کو نمایاں کیا گیا ہے ہمارے گناہوں کی منہ بولتی تصویر سقوط ڈھاکہ اور بنگلہ دیش تازیانہ عبرت ہے اور جو بچا کھچا رہ گیا ہے اسے لسانی، پنجابی، پٹھان، مہاجر علاقائی لسانی اور صوبائی عصبیت کے تباہ کن بادل اور طوفانی گھٹا میں منڈلا رہی ہیں۔ وطن کا پیمانہ خون جگر سے لبریز ہوا چاہتا ہے۔ قوم کے نگہبانوں کو خیال کرنا چاہیئے آئے بغاوت، باہمی رقابت، خود غرضی کی سیاست اور قرآنی احکامات سے گریز کا انجام مدنظر رکھنا چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ شامت اعمال کی گرفت قریب تر ہو جائے العیاذ باللہ!

قرآن مجید یوں شکوہ کناں ہے۔

مجھ سے عقیدت کے دعوے اور قانون پر راضی غیروں کے

یوں بھی مجھے رسوا کرنے میں اپنے بھی ستایا جاتا ہے۔

تحریک ختم نبوت میں حصہ لینے کی برکات

از۔ رفیق الدین اٹک

تحریک ختم نبوت میں ۱۹۵۳ء دو لوگوں نے بھرپور طور پر حصہ لیا۔ ہمارے گاؤں موضع جھوٹیکا ضلع اٹک کے متمول خاندان سے تعلق رکھنے والے دونوں بھائی جن میں اب ایک اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں تحریک میں بھرپور طور پر حصہ لیا اور اٹک جیل میں تین چار ماہ قید کاٹی۔

تحریک میں حصہ لینے سے پہلے دونوں بھائی لہو و لعب میں اتنے غرق تھے کہ دین و دنیا کی کوئی ہوش نہ تھی ۔۔۔ کبڈی، کتوں کا کھیل وغیرہ ان کے مشاغل تھے جن کے ضمن میں ان کی تمام زمین گروی ہو چکی تھی۔

بوجہ تحریک ختم نبوت جیل کی قید کے دوران جلیل القدر بزرگان دین سرفہرست ہیں ان کو ایسا کندن بنایا کہ قید سے رہا ہونے کے بعد دین کے ایسے گرویدہ ہوئے کہ ہر باطل کے ساتھ ٹکرانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ان کی اولاد اب ماشاء اللہ حضرت درخواستی کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں جو اللہ نے ان کی مالی حالت بہتر بنائی ہے۔ وہ ایک الگ چیز ہے حال ہی میں ہماری مرکزی جامع مسجد جھوٹیکا کی دوبارہ تعمیر کی گئی ہے جس میں اس خاندان کا نصف سے زیادہ مالی تعاون شامل ہے اور جانی تعاون بھی اس سے کم نہیں ہے۔ یہ بھی ایک معمولی سی جھلک۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی برکات کی

اس نے خواب دیکھا کہ اس کا قادیانی دادا آگ میں جل رہا ہے اور چلا رہا ہے

جاوید اختر رضوی بھوتہ ضلع گجرات

میں پہلے تو نہیں ۔۔۔۔ اب باقاعدہ ختم نبوت کا قاری بن گیا ہوں، میری دلی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارہ کی کوششوں کو کامیاب فرمائے، اور فتنہ قادیانیت کا نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا سے خاتمہ ہو جائے آمین۔ انشاء اللہ ایسا ہو کر رہے گا۔ میں اپنے گاؤں کا ایک واقعہ بھیج رہا ہوں، یہاں ایک حافظ قرآن ہیں وہ نابینا ہیں، انہوں نے چار سال قبل ہی قادیانیت سے توبہ کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرنے والا یقینی بات ہے کہ جہنمی ہے لیکن بعض سادہ لوح اس حقیقت کو نہیں سمجھتے اور کسی دوسرے شخص سے اپنا تعلق جوڑ لیتے ہیں، اب اللہ تعالیٰ اس حقیقت کو دنیا میں بھی دکھانا شروع کر دیا ۔۔۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میرے بعد نبوت میں سے کچھ باقی نہیں بجز مبشرات کے"

مبشرات وہ سچے خواب ہیں جو خود کوئی دیکھے یا اس کے بارے میں کوئی دیکھے، ہمارے گاؤں بھوتہ ضلع گجرات کے حافظ صاحب جو اب حافظ قرآن ہو چکے ہیں اور ان کے سب عزیز و اقارب اور اس کا والد اب بھی قادیانی ہے، اس نے خواب دیکھا کہ اس کا دادا آگ میں جل رہا ہے اور خوب چلا رہا ہے اور اور اپنے پوتے (حافظ صاحب) کو نصیحت کرتا ہے کہ خدا کے واسطے اپنے باپ یعنی میرے بیٹے کو کہو وہ قادیانیت سے توبہ کر لے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے، ورنہ میری طرح اس کا بھی حال ہوگا"۔

یہ خواب اسے تین روز تک آتا رہا۔ پھر اس نے ایک دوسرے دوست کو بتایا کہ مجھے مسلسل یہ خواب آ رہا ہے، وہ میری مدد کرے لیکن یہ خواب اس نے جب والد کو بتایا تو اس نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا اور کہا میں اس کی تعبیر پوچھوں گا۔ بالآخر وہ نابینا شخص مسلمان ہو گیا اور اس کے بعد ہی اس کے بعد ہی اس نے قرآن پاک بھی حفظ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

مرتب: سہیل باوا

ہمسایہ

محمد اقبال منہاس ــــــ ریاض

تمہارا ہمسایہ اگر تم سے مدد چاہے تو اس کی مدد دو اور قرض مانگے تو قرض دے دو۔ اگر تم سے کوئی کام پڑے تو پورا کرو۔ بیمار ہو تو عیادت کو جاؤ، مر جائے تو جنازے کے ساتھ جاؤ، اس کو فائدہ پہنچے تو مبارک باد دو۔ مصیبت پڑے تو تعزیت کے لئے جاؤ۔ بغیر اس کی اجازت کے اپنی عمارت اونچی مت کرو کہ اس کی ہوا رکے اگر میوہ خریدو تو اس کو ہدیہ دو ورنہ چھپا کر اپنے گھر میں لاؤ اور اپنے بچے کو میوہ لے کر باہر نہ جانے دو تاکہ اس کے بچے کو رنج نہ ہو۔ اپنی خوشبودار ہانڈی کے بگھارے اس کو ایذا مت دو مگر اس صورت میں کہ ایک چمچہ اس کے گھر بھی بھیجو — اور یہ حقوق اس سے ادا ہوں گے جس پر خدا تعالیٰ رحم کرے۔ (محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم)

★★★★★

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

محمد ابوبکر۔ جماعت سوم ــــــ دریاخان

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول بنایا، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے لوگوں کو اسلام کی تعلیم دینا شروع کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً مسلمان ہو گئے، مردوں میں وہ پہلے آدمی تھے جو مسلمان ہوئے۔ مسلمان ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر کام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، رسول اللہؐ سے بہت محبت تھی وہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ تجارت کرتے تھے، جب وہ مسلمان ہوئے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے، یہ بہت بڑی رقم تھی، لیکن مسلمان ہوئے تو یہ ساری رقم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دی، اس کے بعد بھی اپنی کمائی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے رہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمانوں کو خدا کی راہ میں مال دینے کا حکم دیا، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بہت مال تھا، انھوں نے سوچا آج میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے زیادہ صدقہ دوں گا، انھوں نے اپنا آدھا مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے پوچھا: تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کتنا چھوڑا ہے؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ حضور جتنا مال آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے اتنا ہی گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنا سارا مال رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا تم نے اپنے بچوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسولؐ۔ یہ بات حضرت عمرؓ نے سنی تو اپنے دل میں سوچا میں حضرت ابوبکر صدیق کی برابری نہیں کر سکتا۔ یہی حضرت ابوبکر صدیق ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں کے پہلے خلیفہ ہوئے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ہمارے دوسرے خلیفہ تھے۔

★★★★★

لوگ اس وقت عذاب الٰہی کے منتظر رہیں جب کہ ــــــــ

حاجی عالم الدین ــــــ باڑہ گجوانخاں۔ بہادر نگر

حضرت علی بن ابی طالب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جب میری امت میں چودہ خصلتیں پیدا ہوں تو اس پر مصیبتیں نازل ہونا شروع ہو جائیں گی۔ دریافت کیا گیا یارسول اللہ وہ کیا ہیں؟ فرمایا:

(۱) جب سرکاری مال ذاتی ملکیت بنا لیا جائے گا۔
(۲) امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے گا۔
(۳) زکوٰۃ جرمانہ محسوس ہونے لگے۔
(۴) شوہر بیوی کا مطیع ہو جائے۔
(۵) بیٹا ماں کا نافرمان بن جائے۔
(۶) آدمی دوستوں سے بھلائی کرے اور باپ پر ظلم ڈھائے۔
(۷) مساجد میں شور مچایا جائے۔
(۸) قوم کا رذیل ترین آدمی اس کا لیڈر ہو۔
(۹) آدمی کی عزت اس کی برائی کے ڈر سے ہونے لگے۔
(۱۰) نشہ آور اشیاء کھلم کھلا استعمال کی جائیں۔
(۱۱) مرد ریشم پہنیں۔
(۱۲) آلات موسیقی کو اختیار کیا جائے۔
(۱۳) رقص وسرور کی محفلیں سجائی جائیں۔
(۱۴) اس وقت کے لوگ اگلوں پر لعن طعن کرنے لگیں۔

تو لوگوں کو چاہیئے کہ پھر وہ عذاب الٰہی کے ہر وقت منتظر رہیں خواہ سرخ آندھی کی شکل میں آجائے یا زلزلے کی شکل میں، یا اصحاب سبت کی طرح صورتیں مسخ ہونے کی شکل میں۔

(ترمذی)

قادیانی مسئلہ

جناب بھٹو اور مولانا غلام غوث ہزارویؒ

مولانا شاہ احمد نورانی کے بیان پر ایک نظر

محمد حنیف ندیم

روزنامہ جنگ کراچی ۲۴ فروری ۱۹۸۸ء میں وفاقی وزیر پیداوار و ہاؤسنگ حاجی حنیف طیب کے حوالے سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی تو جناب مولانا شاہ احمد نورانی صاحب نے بھٹو مرحوم سے ملاقات کرکے انہیں قائل کیا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں لہٰذا عوام کا مطالبہ تسلیم کر لیا جائے۔ بھٹو صاحب نے ان کے کہنے پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیدیا۔

یہ ہے خلاصہ اس خبر کا جو اخبار میں شائع ہوئی۔ ہم اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے کہ حضرت مولانا شاہ احمد نورانی جب تحریک میں شامل تھے اور تحریک حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت و سرپرستی میں جاری تھی، ایسے میں مجلس عمل کے فیصلے کے بغیر تنہا بھی کسی شخص نے بھٹو صاحب سے ملاقات کی ہوگی، کیونکہ تنہا ملاقات کرنا مجلس عمل پر عدم اعتماد کے مترادف تھا۔ بہرحال جب محترم نورانی صاحب کی بھٹو صاحب سے ملاقات کا ایک طویل عرصہ کے بعد انکشاف کیا گیا ہے تو میں آج ایک اور ملاقات کا انکشاف کر رہا ہوں اور وہ اسی مسئلہ پر جناب بھٹو صاحب سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ہے۔ یہ ملاقات تحریک شروع ہونے کے چند ہی دن بعد ہوئی تھی۔

میں ان دنوں ہفت روزہ "الجمعیۃ" راولپنڈی کا ایڈیٹر تھا۔ پورے ملک میں شدت کے ساتھ تحریک جاری تھی، جلوس نکل رہے تھے، پرزور مظاہرے ہو رہے تھے۔ راولپنڈی میں اگرچہ زیادہ شدت نہیں تھی لیکن جلوس اور مظاہروں کا سلسلہ جاری تھا، اندرون پنجاب مسلمانوں کی شہادت کی خبریں مل رہی تھیں، ۲۹ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن کے واقعہ نے پورے ملک کو ہلاکر رکھ دیا تھا، مولانا اس صورت حال سے خاصے پریشان تھے اور وہ چاہتے تھے کہ یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے۔

مولانا نے بھٹو صاحب سے ملاقات کے لئے وقت مانگا۔ اور ان کے سیکرٹری کو یہ بتایا کہ میں قادیانی مسئلہ سے متعلق ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ بھٹو صاحب ان دنوں مصروف بھی تھے اور پریشان بھی ــــــ چنانچہ بھٹو صاحب نے جمعہ کے دن دس بجے کا وقت دیا۔ نماز جمعہ کا خطبہ مولانا بوہڑ منڈی صدر راولپنڈی کی جامع مسجد میں دیا کرتے تھے۔ پروگرام کے مطابق مولانا نے بھٹو صاحب سے ملاقات کی اس ملاقات کے بارے میں مولانا نے نماز جمعہ کے بعد دوستوں کی محفل میں یہ تفصیلات بتائیں، مولانا نے فرمایا:

میں نے جناب بھٹو صاحب سے ۲۹ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن اور پورے ملک میں چلنے والی تحریک ختم نبوت پر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کے عقائد و عزائم سے آگاہ کیا اور بتایا کہ قادیانی نہ تو مسلمان ہیں اور نہ ہی مسلمانوں کا کوئی فرقہ ــــــ اس لئے جتنی جلدی ممکن ہو سکے قادیانی مسئلہ کو حل کرکے عوام میں پائی جانیوالی بے چینی اور اضطراب کو ختم کریں ورنہ تو یہ عشق رسالتؐ اور ایمان کی بات ہے، اگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو یہ معاملہ بگڑ سکتا ہے۔

بھٹو صاحب بجائے اس کے کہ مولانا کو ہاں یا نہ میں جواب دیتے فوراً اٹھ کر اندر چلے گئے اور اندر سے اپنی اہلیہ نصرت بھٹو کو بازو سے پکڑ کر لے آئے اور یہ کہتے ہوئے مولانا کے سامنے صوفہ پر بٹھا دیا:

"مولانا میں کیا کروں یہ (نصرت بھٹو) اس مسئلے کے حل میں رکاوٹ ہے۔ یہ کہتی ہے کہ یہ مسلمان ہیں، ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا سراسر زیادتی ہے"۔

مولانا نے پوچھا کہ آخر یہ (نصرت بھٹو) کیوں رکاوٹ پیدا کر رہی ہے؟ ــــــ اس پر بھٹو صاحب نے کہا کہ....

"اس کے پاس بڑے بڑے فوجی اور سول افسروں کی بیگمات آتی ہیں اور وہ دباؤ ڈال رہی ہیں کہ حکومت کو اس مسئلہ میں دخل نہیں دینا چاہئے، آپ اسے سمجھائیں"

مولانا نے بتایا کہ ــــــ نصرت بھٹو نے بھٹو صاحب کی موجودگی میں گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک اس مسئلہ پر خوب بحث کی۔ بالآخر مولانا نے دلائل سے نصرت بھٹو کو قائل کر لیا کہ قادیانی مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں، بلکہ مغربی استعمار کا ایجنٹ ٹولہ ہے۔

اس مجلس میں نہ صرف قادیانیت پر ہی گفتگو ہوئی بلکہ پردے کے مسائل پر بھی بحث ہوتی رہی۔

گفتگو کے بعد بھٹو صاحب نے اس خدشے کا اظہار کیا تھا کہ....

"اگر میں نے اس مسئلہ کو حل کر دیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو میری جان کو خطرہ ہوگا اور امریکہ مجھے مروا دے گا، لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اسمبلی کے ذریعے حل ہو جائے تاکہ تنہا مجھ پر بوجھ نہ پڑے، بعد میں جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا"۔

چنانچہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کے ذریعے یہ مسئلہ حل ہوا۔ اس واقعہ کے بعد میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ قومی اسمبلی میں قادیانی پیشوا مرزا ناصر اور لاہوری پارٹی کے سربراہ نے ایک محضر نامہ پیش کیا تھا، اس کے مقابلہ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے "ملت

اخبار ختم نبوت

مکتوب مانسہرہ

علماء کرام کا عظیم الشان تبلیغی دورہ

سید منظور احمد شاہ آسی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے زیر اہتمام "رد قادیانیت" کا ایک پندرہ روزہ کورس مانسہرہ کا عظیم الشان اور تاریخی مسجد مرکزی جامع مسجد میں منعقد کیا گیا۔ مجلس کے عالمی مبلغ اور مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا صاحب دفتر مرکزیہ ملتان سے تشریف لائے کورس کا افتتاح ۲۶ دسمبر کو خطیب اعظم مانسہرہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے فرمایا افتتاحی اجلاس میں تین گھنٹے سے زائد قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا۔ ۲۷ دسمبر کو صبح ۹ بجے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے باقاعدہ کلاس لی مولانا پہلے تفسیر و تشریح بیان کرتے اور پھر خلاصہ کورس کو نوٹس لکھواتے مولانا اللہ وسایا صاحب نے تین مرکزی موضوعات پر مکمل بیان کیا صدق و کذب مرزا (۲) ختم نبوت (۳) حیات عیسیٰ علیہ السلام۔ کورس کی اوسط حاضری روزانہ دو ڈھائی سو کے لگ بھگ ہوتی جب کہ دو سو کے قریب حضرات نوٹس تحریر کرتے تھے۔ کورس میں علمی سکول و کالج کے طلباء وکلاء تاجر اور معززین شہر شامل تھے مولانا مرزا قادیانی کی اصل کتابوں سے حوالہ جات لکھواتے مولانا عبداللہ خالد اور پروفیسر مظفر اقبال قریشی صاحب نگرانی کرتے تھے ایک ڈی سی اور ڈی ایس پی بھی جائزہ لینے کے لئے شریک ہوتے رہے شہر کی ایک بڑی تعداد بھی سماعت کرتی۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے قرب و جوار میں قادیانیت سے متاثرہ دیہات میں سیرت کے جلسوں سے بھی خطاب فرمایا جس کی مختصر رپورٹ حاضر ہے مولانا سب سے پہلا بیان موضع دب گراں میں ہوا جو موجودہ زمانہ ڈاکٹر سعید احمد جہلا پوری مرزائیوں کا موجودہ سربراہ ہے کا آبائی قصبہ ہے ۵ جنوری کو مولانا اللہ وسایا مندرجہ ذیل علماء کرام حضرت مولانا عبدالحق، مولانا عبداللہ خالد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ، مولانا مظفر اقبال قریشی، مولانا محمد اسمٰعیل گوجر، مولانا حبیب الرحمٰن جلو، مولانا انور احمد شاہ، مولانا عبدالرؤف تکیہ جھوڑی، مولانا حبیب الرحمٰن برلا اور راقم الحروف اس وفد میں شامل تھے نماز ظہر کے فوراً بعد اجلاس شروع ہوا تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا عبدالحق کا بیان ہوا جس کے بعد مولانا اللہ وسایا کا تفصیلی بیان ہوا جس میں مولانا نے قادیانی فتنے کی تفصیل بیان کی اور عالمی مجلس کی مساعی جمیلہ کا ذکر فرمایا ان کے بعد مولانا عبداللہ خالد نے جو عالمی مجلس کے ضلعی امیر ہیں صدارتی خطبہ دیا جس میں قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ پر زور دیا اور سوشل بائیکاٹ کے بارے میں قرآن و حدیث سے حوالے پیش کئے۔ دوران آخر میں دعا فرمائی۔ تبلیغ سیکرٹری کے فرائض راقم الحروف نے انجام دیئے۔ دب گراں سے واپسی کے بعد یہی قافلہ نماز عصر کے بعد داتہ کے لئے روانہ ہوا داتہ کسی وقت ربوہ ثانی کہلاتا تھا۔ لیکن الحمدللہ اب وہاں کے قادیانیوں پر سکوت مرگ طاری ہے داتہ میں نماز عشاء کے فوراً بعد مرکزی جامع مسجد میں مولانا خلیل الرحمٰن کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا تلاوت کلام پاک کے بعد ایک طالب علم عبدالرحیم نے نعت پیش کی اس کے بعد داتہ ہی کے ایک مجاہد جناب میاں شاہ صاحب نے مختصر سا بیان کیا اور کہا کہ ہمیں یہاں مرزائیوں سے کوئی شکوہ نہیں اگر شکوہ ہے تو یہاں کے مرزائی نوازوں سے ہے جناب میاں شاہ صاحب کے بعد حضرت مولانا اللہ وسایا کا مفصل مدلل بیان ہوا جو ڈیڑھ گھنٹے سے بھی زیادہ جاری رہا مولانا نے قادیانیت کا خوب کچا چٹھا کھولا۔ حضرت مولانا عبداللہ خالد نے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ پر زور دیا اور خصوصی توجہ دلائی آخر میں دعا فرمائی اختتام جلسہ کے بعد ۱۱ بجے رات کے قریب یہ قافلہ داتہ سے مانسہرہ کے لئے روانہ ہوا۔ یہاں بھی تبلیغ سیکرٹری کے فرائض راقم الحروف نے انجام دیئے۔ بروز جمعہ ۹ جنوری کو نور مراد لوہار تر کھل کی مسجد میں علاقائی جماعت کی طرف سے مدرسہ کی اسناد کی تقسیم کے موقع پر ایک جلسے کا اہتمام تھا۔ ساڑھے گیارہ بجے دن مانسہرہ سے حضرت مولانا عبداللہ خالد اور مولانا اللہ وسایا، مولانا مظفر اقبال، مولانا عبدالرؤف تکیہ جھوڑی اور مولانا سید نور احمد شاہ اور راقم الحروف پر مشتمل قافلہ روانہ ہوا وہاں کا کھانا قاری محمد شاہ نمائندہ خصوصی ہفت روزہ ختم نبوت اور مولانا اسرار الحق شاہ کے ہاں کھایا نماز ظہر کے فوراً بعد جلسہ شروع ہوا تلاوت کے بعد قاری کاجل شاہ نے نظم پڑھی جلسہ کی صدارت مولانا عبداللہ خالد صاحب نے فرمائی ابتدائی تقریر مولانا اسرار الحق شاہ نے کی اور مہمانوں کا مختصر تعارف کرایا ان کے بعد مولانا اللہ وسایا کا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تفصیلی بیان ہوا مولانا کے بیان کے بعد مولانا عبداللہ خالد نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا آخر میں مدرسہ رحیمیہ نور مراد لوہار کے درجہ ناظرہ میں کامیاب ہونے والے طلباء کو جمعیت تعلیم القرآن لاہور کی طرف سے جاری کردہ اسناد مولانا اللہ وسایا صاحب اور مولانا عبداللہ خالد نے اپنے ہاتھوں سے دیں آخر میں حضرت مولانا مظفر اقبال قریشی امیر "عالمی مجلس" لوہار تر کھل نے چند قرار دادیں پیش کیں یہاں تبلیغ سیکرٹری کے فرائض مولانا قاری محمد شاہ نے انجام دیئے۔ آخر میں دعا ہوئی اور یوں یہ قافلہ جانب بفہ کے لئے روانہ ہوا بفہ میں مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کے مزار پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی شام کو واپس مانسہرہ پہنچ گئے جمعرات ۸ جنوری کو مولانا اللہ وسایا ہری پور تشریف لے گئے مولانا کے ہمراہ پروفیسر مظفر اقبال صاحب بھی تھے شیر الزماں گیلانی ہری پور میں ظہر کے بعد مولانا اللہ وسایا کا بیان ہوا عظیم اجتماع دیکھنے میں آیا جمعہ کا خطبہ مولانا اللہ وسایا نے ایبٹ آباد کی تاریخی مسجد شہزادہ بابا مسجد میں دیا۔ تقریر سے قبل مولانا افسر علی شاہ صاحب نے تعارف کرایا یاد رہے مولانا افسر علی شاہ صاحب ایبٹ آباد کے ضلعی "عالمی مجلس" کے سیکرٹری جنرل ہیں جمعہ کا عظیم اجتماع تھا مولانا اللہ وسایا نے قادیانیت کے خوب بخیے ادھیڑے، جمعہ کے بعد مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرؤف اور مولانا مظفر اقبال کے ہمراہ مانسہرہ کے لئے روانہ ہوئے رات عشاء کے بعد وسط شہر میں جامع مسجد پیٹل والی میں حاجی مشتاق کے ہاں جلسہ عام کا پروگرام تھا نماز عشاء کے فوراً بعد مولانا عبداللہ خالد کی صدارت میں جلسہ شروع تلاوت کے بعد ایک طالب علم نے نعت پڑھی اور مولانا اللہ وسایا کا بیان شروع ہوا مولانا نے قادیانیت کا ہر پہلو تفصیل سے بیان کیا قادیانی دجل و فریب کے پردے چاک

کئے۔ اس کے بعد مولانا عبدالغنی نے قادیانیت سالانہ ترکی جائزہ پیش کیا اور آخر میں صدر جلسہ مولانا عبداللہ خالد نے دعا فرمائی۔ تنظیم سیکرٹری کے فرائض راقم الحروف نے انجام دیئے۔ ۹ جنوری بعد کو صبح ساڑھے آٹھ بجے رد قادیانیت کورس کے شرکاء کا باقاعدہ امتحانی پرچہ ہوا۔ اس پرچہ میں تقریباً اسی افراد نے شمولیت کی جب کہ کچھ حضرات نے شرکت نہ کی دوپہر کھانا کے بعد مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرؤف جتوئی کے ہمراہ پنڈی کے لئے روانہ ہو گئے اور اپنے پیچھے خوشگوار یادیں چھوڑ گئے۔

مولانا اسلم قریشی کیس جلد حل کیا جائے

وزیر داخلہ کے نام مولوی فقیر محمد کا ٹیلیگرام

فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے سربراہ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق، وزیر اعظم محمد خان جونیجو اور وفاقی وزیر داخلہ ملک نسیم احمد آہیر سے ایک ٹیلیگرام کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے کہ مولانا اسلم قریشی کے اغوا کا معمہ جلد حل کیا جائے اور قادیانی قاتلوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے برقیہ میں کہا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو ۱۷ فروری ۸۳ء کو اغوا ہوئے پانچ سال ہو گئے مگر تاحال قادیانی مجرمان کو گرفتار کیا گیا اور نہ ہی مولانا اسلم قریشی کے اغوا کا معمہ حل ہوا ہے جب کہ یہ حساس مسئلہ ہے اور سارے ملک کے مسلمان پریشان ہیں۔ اس سلسلہ میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے جتنی کوششیں کی ہیں ان میں وہ کامیاب نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے یہ مسئلہ بھڑک سکتا ہے طوفان کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ ٹیلیگرام کے آخر میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مولانا اسلم قریشی قتل کیس کا جلد سراغ لگانے کے لئے زیادہ سے زیادہ وسائل بروئے کار لائے جائیں تاکہ قادیانی مجرمان کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے تاکہ مسلمانان پاکستان کی جو بے چینی ہے وہ دور ہو سکے۔

قادیانی مردہ عذاب شدید کی آہنی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا

چک ۳۲۷ ایچ آر مرٹ سے مردہ اکھاڑ دیا گیا۔ حالت دیدنی تھی

چک نمبر ۳۲۱ ایچ آر سے تفصیل ورٹ سے مبارک کا اہم واقعہ گزشتہ روز مشہور قادیانی عبدالعزیز ورد علی منڈی کی ناپاک لاش کو بیوی نے قرآن مسلمانوں کے جذبات برانگیختہ کرنے کے لئے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا جس پر ضلع بہاولنگر کے مسلمان جو ختم المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق رکھتے ہیں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ضلعی سطح پر قادیانی کی لاش کو اکھاڑ پھینکنے کے بارے میں قرار دادیں پاس کرائیں اور تمام مکاتب فکر علماء نے اس واقعہ کا سختی سے نوٹس لیا اور اس سلسلہ میں بہاولنگر کے ڈپٹی کمشنر جناب خیر البرہان سے علماء کرام کے ایک وفد نے ملاقات کر کے اس مسئلہ کی جانب توجہ مبذول کرائی اور پرزور مطالبہ کیا کہ قادیانی کی لاش کو فوری طور پر مسلمانوں کے قبرستان سے اکھاڑ پھینکا جائے ضلعی انتظامیہ نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے مذکور قادیانی کی ناپاک لاش کو اکھاڑ پھینکنے کا اہتمام کیا۔ قادیانی کی لاش کی حالت عبرت آموز اور قابل دید تھی جو خداوند قدوس کے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے انکار کی سزا کے عذاب شدید کی آہنی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا چہرے پر پھٹکار اور جسم سے بدبو بری طرح پھیل رہی تھی۔ قصہ مختصر یہ کہ دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو کے مصداق معاملہ تمام ضلعی انتظامیہ کے اس بروقت اقدام کو قابل تحسین نگاہ سے دیکھتے اور مبارکباد پیش کرتے ہیں ان شاء اللہ وہ اس کا اجر آخرت میں پائیں گے۔

(ہفت روزہ خاور بہاولنگر ۲۱ فروری ۸۸ء)

تمام تعلیمی اداروں میں قادیانی طلبا کا کوٹہ مقرر کیا جائے۔ ختم نبوت یوتھ فورس

لاہور (پ ر) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر صاحبزادہ مسلمان منیر مرکزی جنرل سیکرٹری خالد محمود ٹیپو مرکزی سیکرٹری اطلاعات محمد ممتاز اعوان نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں تعلیمی اداروں میں قادیانی فتنہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر اظہار تشویش کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ نسل نو کو گمراہ کرنے کے لئے دیگر شعبوں سمیت تعلیمی اداروں میں بھی پیسے کو پانی کی طرح بہا رہے ہیں اپنے مشترکہ بیان میں ان راہنماؤں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ملک بھر میں تمام تعلیمی اداروں میں قادیانی طلبا کا آبادی کے تناسب سے کوٹہ مقرر کیا جائے تاکہ تعلیمی اداروں میں سرگرمیوں کی روک تھام کے ساتھ ساتھ مسلم طلبا کے حقوق کا بھی تحفظ کیا جا سکے۔

گڈاپ کے مسلمانوں کی شیزان سے نفرت

کراچی (رپورٹ خلیل جلبانی) ہمارے علاقہ موکھی سہتانی کے بس اسٹاپ میں ایک اسکوٹر پر کانچ کے گلاس بیچنے والا آیا ایک دکاندار نے کچھ درجن اس سے فروخت کے لئے لے لئے جب وہ اسکوٹر والا غائب ہو گیا تو دکاندار کی نظر گلاس کے نچلے حصہ پر پڑی وہاں شیزان لکھا ہوا تھا دکاندار نے لوگوں کو بلوایا یہ کانچ کے گلاس میں نے منافع کے لئے خریدے مگر نیچے جو شیزان لکھا ہوا ہے اب ان کا منافع نہیں چاہیئے اصل قیمت فی درجن اڑھائی روپے خریدا ہے اسی قیمت پر دے دوں گا ارد گرد عاشق رسول جمع ہو گئے سب نے ایک ایک گلاس خرید کر توڑ دیئے جب سب کے سب ٹوٹ گئے تو دکاندار نے پیسے لینے سے انکار کر دیا یہ ہے مسلمان بھائیوں کا جذبہ قادیانیت کے خلاف بعد میں جب کوئی گلاس رہ گیا تو جن کو ملے انہوں نے کہا اگر ہم کو یہ ملتے تو پہلے ان پر پیشاب کرتے بعد میں توڑتے۔

اخبار ختم نبوت

سیالکوٹ — ختم نبوت کانفرنس کی قراردادیں اور مطالبات

۱۷ فروری ۱۹۸۸ء۔ احتجاجی جلسہ عام، آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان چوک امام صاحب سیالکوٹ میں درج ذیل قراردادیں مولانا عبدالرحیم نگر گرجا اور شجاعت مجاہد نے پیش کیں عوام اور مقررین نے ان کی پرزور تائید کی۔

قرارداد نمبر۱ احتجاجی جلسہ عام کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی کیس کو حل کیا جائے۔

نیز یہ اجتماع اسلم قریشی کیس میں حکومت کی سرد مہری تساہل پسندی اور لاپرواہی کی شدید مذمت کرتا ہے۔

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ محمد خان جونیجو وزیر اعظم پاکستان نے ۱۶ فروری ۱۹۸۶ء کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی مذاکراتی ٹیم سے اس سلسلے میں جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا جائے۔

قرارداد نمبر۲ یہ عظیم الشان اجتماع اہل حدیث مکتب فکر کے ممتاز رہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی اور ان کے دیگر رفقا کی المناک موت پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ مدعیان کی نشاندہی کے مطابق ملزمان کو شامل تفتیش کیا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

نیز یہ اجتماع مولانا احسان اللہ فاروقی کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اصل ملزمان کو گرفتار نہ کرنے پر حکومت اور انتظامیہ کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔

نیز یہ اجتماع جناب عظیم میر شہید اور سلیم میر شہید کے بہیمانہ قتل پر جو قادیانیوں کی بربریت کا شکار ہوئے ان پر شدید رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی ملزمان کو قرار واقعی سزا دلوائے اور برسر عام پھانسی دی جائے۔

قرارداد نمبر۳ ربوہ کی زمین قیام پاکستان کے بعد انگریز گورنر موڈی کے دور میں انجمن احمدیہ نے کوڑیوں کے بھاؤ ننانوے سالہ لیز پر حاصل کی تھی اور بعد میں جعل سازی کے ذریعے مالکانہ حقوق حاصل کر لئے۔ انجمن احمدیہ کے نام اس زمین کی الاٹمنٹ منسوخ کر کے ربوہ کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

یہ اجتماع، پروفیسر طارق محمود کی اہلیہ پر ان کے قادیانی بھائی کی طرف سے زیادتی اور قاتلانہ حملے کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ملزم کے خلاف جلد کارروائی کی جائے۔

قرارداد نمبر۴ حکومت پاکستان نے مسلم اوقاف اور غیر مسلم اوقاف دو الگ محکمے قائم کر کے دونوں قسم کی وقف جائیداد کو سرکاری تحویل میں لیا ہوا ہے لیکن قادیانی اوقاف آزاد ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ دیگر غیر مسلم اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف کو بھی سرکاری تحویل میں لیا جائے۔

قرارداد نمبر۵ آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام احتجاجی جلسہ عام کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی کو فی الفور ان کے عہدوں سے ہٹایا جائے۔

ایک مصدقہ سرکاری رپورٹ کے مطابق پاک فوج میں قادیانی افسران کلیدی عہدوں پر فائز ہیں حالانکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد حرام ہے علاوہ ازیں پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور کسی بھی نظریاتی مملکت کی کلیدی آسامیاں اس کے نظریہ کے مخالفین کے لئے ممنوع ہوتی ہیں۔

لہٰذا سول، پاک فوج اور بالخصوص حساس ٹیکنالوجی جیسے حساس اداروں میں کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسران کو نکال دیا جائے۔

کنڈیارو میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا جدید انتخاب

کنڈیارو (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس کا انتخابی اجلاس مولانا ماسٹر یار محمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے صدر غلام مصطفےٰ میمن ایڈووکیٹ، نائب صدر امیر محمد لاکھو خان کھوسہ، حافظ سکندر ڈیپیو، ناظم اعلیٰ ماسٹر محمد رفیق اعوان، ناظم نذیر احمد عنبر، حافظ محمد یوسف قریشی، ناظم نشر و اشاعت محمد یاسین قریشی، پروپیگنڈہ سیکرٹری ماسٹر یار محمد، محمد یعقوب، ناظم مالیات حسین اختر، عبدالرشید

مولانا محمد اسحٰق خان المدنی کی طرف سے اظہار تشکر

جمعیت اہل سنت والجماعت کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحٰق خان المدنی نے اپنے ان تمام بہی خواہوں اور مخلص بزرگوں، دوستوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کی بیماری اور آپریشن کے دوران ذاتی طور پر ان سے مل کر یا بذریعہ ٹیلیفون یا خط و کتابت کے ذریعے ان کی عیادت و بیمار پرسی کی۔ اور ان کے لئے انفرادی و اجتماعی طور پر دعائیں کیں۔ ایک بیان میں مولانا موصوف کی طرف کہا گیا کہ چونکہ فرداً فرداً سب کا جواب دینا بہت مشکل ہے اس لئے اس اخباری بیان کے ذریعے سب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ آپریشن کی کامیابی محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور مخلصین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

شیخوپورہ میں رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت

حاصل کرنے کے لئے جامعہ توحیدیہ جہانگیر روڈ مدرس رئیس عبداللہ خان، رسالہ گھر پر پہنچانے کا معقول انتظام ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو صدمہ

بہاولپور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے چچازاد بھائی ملک منظور احمد مورخہ ۱۴ فروری کو انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر تیس چھتیس سال کے قریب تھی پسماندگان میں تین بچے، دو بچیاں ایک بیوہ کو بوڑھی والدہ چھوڑی ہے قبل ازیں مرحوم کے ایک جوان سال بھائی حافظ گل محمد انتقال کر گئے تھے مرحوم کی وفات دل کے حملہ سے ہوئی انہیں نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کرایا گیا جہاں تقریباً ایک ہفتہ تک زیر علاج رہے بالآخر ۱۴ فروری شب کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ تمام قارئین سے التماس ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور ترقی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

انتقال پُر ملال

باغ و بہار (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت باغ و بہار کے امیر دوم محترم جناب راؤ مشتاق احمد خاں کے حقیقی بھائی راؤ محمد اسحاق خاں حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون راؤ محمد اسحاق خاں مرحوم مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت باغ و بہار کے ممبر تھے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں ان کی اچانک وفات کا صدمہ ناقابل برداشت ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

قاضی محمد عارف کا اغوا ایک المناک سانحہ ہے

بہاولپور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطیب پاکستان مولانا قاضی محمد احسان احمد شجاع آبادی کے جواں سال نواسے اور تنظیم اہلسنت پاکستان کے راہنما مولانا قاضی عبد اللطیف اختر کے صاحبزادے قاضی محمد عارف کے اغوا پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور انتشار میں علمائے کرام کا اغوا اور قتل روز مرہ کا معمول بن چکا ہے اور انتظامیہ و حکومت مجرموں کی پشت پناہی کرتی ہے۔ قاضی عارف کی گمشدگی اور پولیس کے تلاش کرنے میں ناکامی سے مجرموں کے حوصلے بلند ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مولانا اسلم قریشی کے قاتلوں اور اغوا کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جاتی تو یہ واقعات رونما نہ ہوتے وہ یہاں ماڈل ٹاؤن میں کارکنوں کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ دریں اثنا بہاولپور شہر کے علمائے کرام مولانا غلام مصطفےٰ مولانا محمد یوسف، مولانا شمس الدین انصاری، مولانا محمد معاذ، مولانا محمد عمر دین پوری نے بھی ایک مشترکہ بیان میں ضلع ملتان کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ قاضی موصوف کو فی الفور تلاش کر کے مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

"حضرت ہزارویؒ کے احباب متوجہ ہوں"

راقم اثیم مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزارویؒ کی سوانح حیات لکھ رہا ہے اس کیلئے کافی مواد جمع کیا ہے جو زیر ترتیب ہے۔ جن احباب کے پاس حضرت ہزارویؒ کے خطوط ہوں ان کی فوٹو کاپی بھجوا کر یا کوئی واقعہ علم میں ہو اس کو تحریر کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجیں آپ کے حوالے سے کتاب میں شامل کیا جائے گا

منظور احمد آسی نمائندہ ہفت روزہ ختم نبوت جامع مسجد مانسہرہ۔

سینیٹر مرزا محمد احمد کا انتقال پر ملال

پاکستان سینیٹ کے رکن مرزا محمد احمد ایڈووکیٹ ۶۵ سال کی عمر میں انتقال کر گئے، مرزا محمد احمد بلوچستان کے ممتاز قانون دان تھے بلوچستان کے وہ پہلے ایڈووکیٹ جنرل بلوچستان یونیورسٹی لاء کالج کے پہلے پرنسپل رہ چکے ہیں مجلس شوریٰ کے بھی رکن تھے صوبہ کی مشہور سماجی تنظیم انجمن اسلامیہ کے جنرل سیکرٹری، مسلم یتیم خانہ دار الفلاح کے مہتمم جامع مسجد مرکزی کی اوقاف کمیٹی کے صدر تھے اور مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے سرپرستوں میں شامل تھے انہوں نے ہمیشہ مجلس کا ہر موڑ پر ساتھ دیا ان کے صاحبزادے جسٹس مرزا منور احمد جو آجکل بلوچستان ہائی کورٹ کے جج ہیں اپنے دور وکالت کے دوران انہوں نے اپنے والد کی ہدایت پر مجلس کے تمام مقدمات کی ہمیشہ بلامعاوضہ پیروی کی مرحوم مرزا محمد احمد کو شہید ختم نبوت مولانا شمس الدین کے مقدمہ کی پیروی کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے تمام اہل اسلام بالخصوص مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ مسلمان مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

واہ کینٹ میں ——

ہفت روزہ ختم نبوت کا تازہ شمارہ مرکزی مسجد تبلیغی مرکز دار المطالعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے حاصل کریں۔

سوہدرہ کے دکانداروں کا شیزان کے بارے میں فیصلہ

جمعیت طلباء اسلام نے گوجرانوالہ نزد سوہدرہ میں دکانداروں کی ایک میٹنگ بلائی جس میں جناب طاہر جاوید بٹ نے خطاب کرتے ہوئے "شیزان" کی مصنوعات کے بارے میں روشنی ڈالی اور انہیں بتایا کہ دراصل شیزان قادیانیوں کی مشروبات ساز فیکٹری ہے اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے تمام دکانداروں نے متفقہ فیصلہ کیا کہ آئندہ جو دکاندار بھی شیزان کی مصنوعات خریدے اس سے ایک ہزار روپیہ جرمانہ وصول کیا جائے گا اس کے بعد جمعیت طلباء اسلام سوہدرہ کی طرف سے چھپے ہوئے اشتہارات اور اسٹیکرز دکانداروں میں تقسیم کئے گئے۔

بقیہ: ———— معجزات

طور پر چڑھائی کرنے کا ارادہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اس کو اس طرح ظاہر کیا جاتا، چنانچہ اس مضمون کا خط لکھ کر بھیجا کہ محمد تم پر ایک بڑا لشکر لے کر چڑھائی کرنے والے ہیں۔ اگر محمد صرف تنہا بھی تم پر چڑھائی کریں تو قسم ہے خدا کی اللہ ان کی مدد کرے گا۔ اور وہ تم پر غالب آئیں گے۔ تمہیں اپنے بچاؤ کی فکر کرنی چاہیے یہ خط نہایت مخفی طور پر ایک بڑھیا کے ہاتھ قریش تک پہنچایا جا رہا تھا مگر اللہ نے اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو دے دی اور عورت پکڑی گئی۔

اس میں رسالت کی شان اور بدری صحابیوں کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ حاطب کی بزرگی اور جلالت قدر کی وجہ سے حاطب کو محض تنبیہ کر کے معاف کر دیا گیا۔ حاطب نے صاف کہہ دیا کہ اس سے یہ قصور محض بال بچوں کی محبت میں ہوا ہے، کفر کی محبت ہرگز نہ تھی۔

بقیہ: ——— اداریہ

موجود ہیں۔ یہ طے شدہ بات ہے کہ قادیانی اسلام اور ملت اسلامیہ دونوں کے غدار ہیں۔ نیز یہ جس ہنڈیا میں کھاتے ہیں اسی میں سوراخ کرتے ہیں۔ اسلام کے غدار تو اس لیے ہیں کہ انہوں نے سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ؐ کے منصب میں ایک گھٹیا سے (سراپا مغلظات و نجاست) کو تخت نبوت پر بٹھایا۔ ملت اسلامیہ کے غدار اس لیے ہیں کہ یہودیوں کے شانہ بشانہ فلسطین کے نہتے مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں اور پاکستان جہاں یہ رہتے ہیں اس کے بارے میں اکھنڈ بھارت کا نظریہ رکھتے ہیں اور لسانی، قومی، صوبائی عصبیتیں پھیلا کر اس کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔

امریکہ کی طرف سے قادیانیوں کی پرزور انداز میں سرپرستی یا وکالت اور باہمی رابطے سے یہ حقیقت واضح ہو رہی ہے کہ امریکہ پاکستان کا دوست نما دشمن ہے۔ ہمارے حکمرانوں کو امریکی قونصل جنرل کی ربوہ آمد اور قادیانی لیڈروں کے درمیان ہونے والی اس خفیہ میٹنگ کے بارے میں تحقیقات کرنی چاہیئے اور امریکی قونصل جنرل کو تنبیہ کرنی چاہیئے

بہاولنگر شہر میں
ختم نبوت انٹرنیشنل
کا
تازہ شمارہ ہمارے نمائندے
حفیظ اختر شاکر
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نادر شاہ بازار بہاولنگر
سے حاصل کریں۔

کہ وہ اپنی سرگرمیوں سے باز آ جائے بلکہ ہم تو یہ بھی کہیں گے کہ اس شخص کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر فوراً ملک سے نکالا جائے۔

بقیہ: ——— مولانا نورانی

اسلامیہ کا موقف پیش کیا جس پر مولانا نورانی سمیت سب قابل ذکر راہنماؤں کے دستخط ہیں۔ یہ موقف محدث عصر حضرت مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے تیار کیا تھا، تیار کرنے والوں میں فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، حضرت مولانا محمد تقی عثمانی اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب شامل تھے۔ یہ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان سے مل سکتی ہے۔ اس کتاب کے علاوہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزارویؒ نے مرزا ناصر اور لاہوری پارٹی کے محضر نامے کا جواب دیا، وہ بھی کتابی صورت میں شائع ہوا۔

بھٹو دور میں فتنۂ قادیانیت کو جڑ سے جھاڑوں کی صف میں لا کھڑا کرنا، اس میں کسی ایک شخص کی کوششوں کا دخل نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کے اتحاد و اتفاق کی بدولت ہی ایسا ہوا ہے۔ میں نے جناب نورانی صاحب کا بیان پڑھنے کے بعد یہ چند سطور اس لئے لکھ دی ہیں تاکہ ریکارڈ درست ہو جائے۔

بقیہ: ——— قادیانی وسوسے

اول الانبیاء آدم وآخرھم محمد

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۰)

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سب انبیاء میں پہلے آدمؑ ہیں اور سب سے آخر میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

ایک اور حدیث اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

آنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمْ۔

میں آخری نبی ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے،

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا امۃ بعدی (بیہقی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت کے بعد کوئی امت نہ ہوگی،

پھر فرماتے ہیں:۔

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔

(ترمذی کتاب الرؤیا)

(نبی کریمؐ نے فرمایا) یقیناً رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

ایھا الناس انہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم (مسند امام احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۱)

اے لوگو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور تمہارے بعد کوئی امت نہ ہوگی،

نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت خاتم النبیین کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (مشکوٰۃ المصابیح)

ے ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم بر وے پیغمبرے

بقیہ: ——— مسائل

مثلاً ہدایہ میں یہ تحریر ہے کہ "اگر عورت کا محرم ساتھ ہو تو خاوند اس کو حج پر جانے سے نہیں روک سکتا"۔ آپ کا مسئلہ امام شافعیؒ کے قول کے مطابق ہے، جبکہ علماء احناف کا کہنا یہ ہے کہ فرائض میں مرد کا حق اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ مسئلہ کی وضاحت درکار ہے۔

ج: صحیح مسئلہ وہی ہے جو آپ نے ہدایہ وغیرہ سے نقل کیا ہے۔ ختم نبوت میں غلط لکھا گیا ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا" (مسلم)

اشتہار ——— از بندۂ خدا

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ
ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۲۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]
چشتی، نقشبندی، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے

ھو الشافی ——— افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیے گئے ہیں، الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب: موسم گرما ۷ تا ۲ بجے، نماز عصر تا نماز عشاء — موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے، نماز عصر تا نماز عشاء — جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے، نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

اہلسنت والجماعت کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ قاسم العلوم (رجسٹرڈ)

فقیر والی ضلع بہاولنگر کا

۴۴ واں سالانہ

دستار بندی و تقسیم اسناد

جلسہ

مورخہ ۷،۸،۹ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ بمطابق ۲۵،۲۶،۲۷ مارچ ۱۹۸۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

زیر سرپرستی جانشین امام الہدیٰ حضرت مولانا

صاحبزادہ میاں محمد اجمل صاحب قادری

(امیر اعلیٰ جمعیت اہلسنت پاکستان لاہور)

اسماء گرامی علماء کرام و مشائخ عظام

- حضرت مولانا سید محمد عبدالقادر صاحب آزاد
- حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب
- خالد محمود صاحب
- زاہد الراشدی صاحب گوجرانوالہ
- قاری محمد حنیف صاحب ملتان
- پیر محمد سلیمان صاحب جہانیاں
- عبدالغنی صاحب
- ضیاء الرحمان صاحب
- عبدالرحمان صاحب
- عبدالغفور صاحب
- محمد حسین صاحب ملتان
- سید منظور احمد شاہ صاحب ملتان
- محمد رفیق صاحب
- کرم الٰہی صاحب
- عبدالکریم صاحب
- محمد حسین صاحب چنیوٹ
- محمد ضیاء القاسمی صاحب
- محمد یوسف صاحب قصور
- خلیل احمد صاحب
- محمد انور شاہ صاحب
- اللہ وسایا صاحب ملتان
- عبدالرؤف صاحب
- عبدالحق صاحب ملتان
- محمد امین صاحب اوکاڑہ
- بشیر احمد صاحب
- قاری عبدالسلام صاحب
- اللہ دتہ قاسمی صاحب سیالکوٹ
- قاضی بشیر احمد صاحب ملتان
- قاری محمد شفیق صاحب
- صاحبزادہ معین الدین صاحب
- یار محمد صاحب
- محمد شفیع صاحب
- محمد اکرم صاحب
- حکیم محمد اسماعیل صاحب بہاولنگر
- عبدالمجید اسعد صاحب
- محمد حسین صاحب ملتان

مہمانان خصوصی

- محمد یوسف صاحب
- سردار محمد صاحب
- میاں محمد جمیل صاحب
- محمد سرور صاحب
- عبدالحق صاحب
- جاوید رفیع صاحب
- سجاد احمد صاحب
- حکیم حافظ غلام نبی صاحب
- طارق ارشاد صاحب
- محمد یامین صاحب
- محمد اسعد خان صاحب
- عبدالحمید صاحب
- پیر سیف اللہ صاحب

الداعی الی الخیر خادم اہلسنت دعا گو بندہ محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم رجسٹرڈ فقیر والی ضلع بہاولنگر فون ۲۱